

جیمس ہیڈ لے چیز کے شہکار

بیادوی کی قیمت

جیس بیڈلے چیز کا ایک سنسنی خیز ناول

بہت خوش ہوگی لیکن

خوابگاہ کے دروازے پر پہنچ کر وہ ایک لمحہ کے لئے ساکت ہو کر رہ گیا۔ اندر سے آنے والی مدیم آوازوں نے اُس کے پاؤں جکڑ لئے۔ پھر اُس نے احتیاط کے ساتھ کھڑکی کے شیشے سے اندر جھانکنا کسی خواہش پر بیوی اور ایک صربی نوجوان انتہائی اشتعال انگیز محالیت میں رنگ و لباس مناسب تھے۔ دونوں لباس کی تید سے آزاد تھے۔ اُن کے کپڑے بے ترتیبی کے ساتھ تالین پر بکھرے پڑے تھے۔ تپائی پشیرا پ کی کھلی ہوئی بونل اور دو گلاس پڑے تھے۔ چند لمحوں تک وہ جیس حسن و حرکت کھڑے نظر آتے تھے۔ پھر اُس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ بے آواز چلنا ہوا دوسرے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اُس کی آنکھوں کے آگے دھند سی چھا گئی تھی اور درمیانے مائوت ہوتا جا رہا تھا۔ کانون میں اب بھی اپنی بیوی کی چرکیٹ آہوں اور کراہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ اپنی سرور تھیلیوں سے کنپٹیاں سہلانے لگا۔ غصے کی ایک خونخوار لہر اُس کی رگ و پے میں سرایت کرتی چلی جا رہی تھی۔ چند لمحوں کے بعد ہوش و زور کی نازک ٹھوری



ایک سوگوار شام تھی

۵۵

مکان کی تپیاں ابھی تک روشن نہیں کی گئیں تھیں۔ اچھل میں پراسرار سی خاموشی بسی ہوئی تھی۔ ایک دروازہ در و درمیان شخص پر وقار انداز میں چلتا ہوا بار آدھے میں پہنچ گیا۔ فرش پر بچھے ہوئے دبیز تالین کی وجہ سے اس کے قدموں کی کوئی آواز پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ اُس کے ہنٹوں پر خفیت سی مسکراہٹ تھی۔ وہ پروگرام سے ایک در پہلے واپس آ گیا تھا۔ اسے اسید تھی کا اُس کی بیوی اس کے جلدی واپس آ جانے پر



لوچو...

پھر دونوں کھلکھلا کر ہنس گئے۔

تو نے توقف کے بعد قدموں کی چاب سنا لی۔ وزارت
شخص دلیا کے ساتھ چپ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر دروازہ کھلا اور انجی نورجانی تھیں
کے بٹن بند کرنا ہوا باہر نکلا۔ ایک ٹائٹ کے لئے دونوں کی نظرس چارہ نہیں۔
وہ ٹھنڈا دروازہ شخص نے خنجر والا ہاتھ لگا دیا اور نوجوان کا سینہ چاک کر دیا اس نے
ایک جھٹکے سے خنجر باہر نکالا اور دوسرا وار کرنے کے لئے ہاتھ لپٹا دیا لیکن اس کی
ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ نوجوان کی کٹے ہوئے تن کی مانند فرش پر پڑھ کر گیا
یہ ہولناک منظر دیکھ کر اس کی بہن بیوی نے فی الفور دروازہ بند
کر کے اندر سے کٹری چڑھا دی اس نے موت کو اپنے سر پر بند لاتے دیکھ لیا تھا
اس نے ملدی سے لے کر پڑا تھا لایا اور تیج کو ٹیلیفون آپریٹر سے کہا: خدا کے لئے
فوراً یہاں پہنچو۔۔۔ مجھے قتل کیا جا رہا ہے۔م۔۔۔ میں۔۔۔

لوٹ گئی اور وہ ٹپٹے ٹپٹے ایک دم کم کیا اور ایک ٹائٹ کے غلام بن گئی اور
پھر اس نے ایک یقینی فیصلہ کر لیا۔

اس کے ساتھ ہی اس کے اندر ایک بھڑاؤ اور سکون پیدا
ہو گیا۔ وہ لپٹے پاؤں ٹورنگ روم میں گیا اور پھر انچ پیلے والا خنجر
کمال لیا یہ وہ خنجر تھا جو اس کی بیوی نے گزشتہ کرس کے مرنے پر اسے تحفے
بٹ لیا تھا۔ اس نے تپیل کی کیلوں سے آراستہ چوٹی رستے کو مضبوطی کے ساتھ چپا لیا
در دھیرے دھیرے خواب گاہ کی طرف چل پڑا۔

جب وہ دروازے کے قریب پہنچا تو اندر سے اس کی بیوی کی آواز آئی
”چند گھنٹ اور ڈرائنگ! میں شریکے لئے کڑی جا رہی ہوں۔“
”پہلے وعدہ کرو... پھر شربت دوں گا۔“

”اوہ ڈرائنگ میرا سب کچھ تھا ہے۔ لیکن مجھے روک کر کہیں۔“
”فکر نہیں کرو وہ کل شام پہلے واپس نہیں لوٹ سکتا۔“

JAMES HADLEY CHASE

BELIEVED VIOLENT



ہوتے ہوں۔

”اب ہم معاملے پر فیصلہ کن بات چیت کر سکتے ہیں کچھ اور کچھ نہیں
ہمیں اس فارمولے میں لپیٹنے کی رہی اس لئے میں چاہتا ہوں سودا بینکرسی
”آخر کے طے ہو جائے۔“

”پچھتو ہماری حکومت اس معاملے میں پوری طرح مطمئن
نہیں ہے۔“ ایگر نے کہا: ”ہمارا خیال ہے کہ تم فارمولا سی اکیس فرام نہیں
کر سکو گے۔“

”شرع میں میں بھی کچھ متذنب تھا،“ ہرن نے کہا: ”لیکن
اب میں پورے وثوق کے ساتھ فارمولا فرام کر سکتا ہوں۔“

”صرف فارمولا فرام بھی حاصل کر سکتے ہیں۔“ ایگر نے کہا۔
”لیکن ہمیں علم ہونا چاہیے کہ اصل فارمولا کوڑو ڈروں ہے، یعنی خفیہ
الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے۔ امریکی حکومت دو سال سے اس فارمولے کو
سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اُن کے بڑے بڑے اہرین بھی اس معاملے میں
اپنی شکست تسلیم کر چکے ہیں؟“

”میرے پاس اس خفیہ تحریر کی کلید موجود ہے۔“ ہرن نے چڑخیاں
لیجھیں کہا۔ ”دولت اور فطرت کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہیں اور میرے
پاس یہ دونوں چیزیں ہیں۔ جبین فارمولا فروخت کرنے کی بات کرنا ہوں
تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں فارمولا بے عمل فرام کر سکتا ہوں۔“

”اچھا۔“ ایگر نے حیرت سے انھیں پھیلاتے ہوئے کہا
”کیا تم اس خفیہ تحریر کو پڑھ سکتے ہو جس نے بڑے بڑے امریکی اہرین کو
ماجر کر دیا ہے؟“

”اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں آنا طویل سفر کر کے یہاں تک کیوں
آتا؟“ ہرن نے کہا: ”اب معاملے کی بات کرو۔ تمہاری حکومت اس فارمولے
کی کتنی قیمت دے سکتی ہے؟“

”دولت کچھ پیاس ہزار ڈالر۔“ ایگر نے کہا: ”بشرطیکہ فارمولا
سی کیس ہی ہو اور اس کا صل بھی ساتھ ہی ہو۔“

”دولت کچھ پیاس ہزار ڈالر۔“ ایگر نے کہا: ”بشرطیکہ فارمولا
سی کیس ہی ہو اور اس کا صل بھی ساتھ ہی ہو۔“

”کیا تم مذاق کر رہے ہو؟“

”ایکونے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تم اصل فارمولا ہمارے ہاتھ

فروخت کرنے کے بعد اس کی نقل نہیں اور فروخت نہیں کر دو گے؟“

”میں حکومتوں کے ساتھ کاروبار کرتا ہوں۔“ ہرن نے قدرے

ناگوار سے کہا: ”اگر ایک دفعہ سوا طے ہو جائے تو میں اس میں ہیرا پھیری

نہیں کرنا۔ اپنی بات پر قائم رہتا ہوں۔ فارمولا فروخت کرنے کے بعد میں

قیمت کی رائی کے لئے دو ہون کی مہلت دوں گا، تاکہ اس عرصے میں تمہارا

دفترا دروازہ کھینچنے کی ضرورت اور مسکو وہ کانپ گئی۔ پسور نیچے
پھینک دیا اور محلہ غسل خانے میں گھس کر گندی چڑھادی۔ پھر پھرتی گھر کی سے
سرنگال کر دوڑوڑو سے دروازے کے پکارنے لگی۔

✽

ہرن ایڈیٹر برشل پزل کے صدر دروازے سے باہر نکل کر
اپنے جاپانی خوف روکی طرف بڑھا اور اتنا انداز میں بولا: ”مجھے ٹھیک کیا دے
برینڈن برگ گیسٹ پر پہنچا ہے۔ سرور کو کرنے میں تقریباً پچاس برس لگیں گے۔
... جلدی سے اسٹریٹنگ منجھال رو۔ درہن پہن جا بیٹے۔“

ہرن کا شمار دنیا کے چند امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔ عین ملکی
سفارتخانوں میں اس کا بڑا اثر سونگ تھا۔ نیویارک اور لندن کی اسٹاک مارکیٹ
میں اس کا طوطی بولتا تھا۔

اپنی دروازے میں کی پھل سیٹ پر بیٹھنے کے بعد اس نے ریف کیس
کھولا اور ام کا فڈت کا سلا لکھ کر دے لگا۔ اس کا جاپانی ڈرائیور طوفان کی
طرح گاڑی سے ہٹا کھٹے سے جا رہا تھا۔ دس منٹ کے بعد ڈرائیور نے ہرن کی حسد
چوڑائی کی۔ سامنے ایک بوڑھا دروازوں تھا جس پر انگلیش، جرمن اور روسی زبان
میں لکھا تھا۔

”اب آپ ہرن کے امریکی سیکرٹے اہرے ہیں؟“
سامنے کھڑے ہوتے چاق و چوبند محافظ نے سکاٹے ہوئے ہاتھ
دیا کہ ہرن کا استقبال کیا۔ کار دیر دیر دیر سے اس سرور اور لال پزل کی
طرف بڑھنے کی جرات نہ کرنے کے لئے ٹھیک کے درمیان لگا گیا تھا۔ چند
منٹ کے اندر کاغذات کی جا پڑ پڑاں مل ہوئی اور انہیں مشرقی برلین میں
داخل کی اجازت مل گئی۔

ہرن نے دستی گھڑی پر نظر ڈالی کیا وہ بیچس تین منٹ
باقی تھے۔ سامنے برینڈن برگ گیسٹ نظر آ رہا تھا جو روشنیوں کے سیلاب
میں بے قرار ڈوبا ہوا تھا۔

”گاڑی روک دو۔“ ہرن نے اچانک ڈرائیور کو جارت دی پھر
ایک بٹن دبایا جس سے اگلی اور پھلپشتوں کے درمیان شیشے کی دیوار مائل ہو گئی
دفترا توڑی جھاڑیوں میں ایک سلیج حرکت کرنا دکھائی دیا۔ اس کا رخ کل کی طرف
ہی تھا۔ قریب آ کر وہ گیا۔ وہ چھوٹے تداروٹھے ہوتے جسم کا ایک بڑبڑھٹ
تھا۔ اس کی پٹیلوں میں صلیب احوال اور سیٹ ٹراڈس تھا۔ ہرن نے اس کے لئے کار
کا دروازہ کھول دیا۔ اور وہ جلدی سے اندر داخل ہو گیا۔ ہرن نے ماکو فون کے
ذریعہ ڈرائیور کو آہستہ آہستہ چلنے کی ہدایت کی اور پھر ڈرائیور کی طرف متوجہ ہوا،
جس کا نام ایگر اورنگی تھا۔

”میں حسب وعدہ ٹھیک کیا رہنے پہنچ گیا ہوں۔ تم چاہو تو اپنی
گھڑی کا وقت ٹھیک کر سکتے ہو۔“ دتے وقت کے بعد وہ سلام جاری کرتے

ماہرین مل شہر نارمولے کی پوری جانچ چٹا ل کر لیں۔ تاہم اگر مجھے مقررہ سیما کے اندر رقم نہ ملے تو میں نارمولہ فوراً کسی دوسری حکومت کے ہاتھ فروخت کر دوں گا؟

”بہت خوب“ ایگر نے کہا: ”تو اس کا مطلب یہ ہو کہ بات بچی ہوگئی ہے۔“

”کیا میں نے کوئی ایسی بات کہی ہے؟“ ہرن نے ایگر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا: ”اگر تم دھائی لاکھ ڈالریں یہ نارمولہ حاصل کرنے کا خواب کچھ ہے ہو تو بہتر ہے کہ اب اپنی آنکھیں کھول دو۔ تمہاری دھائی لاکھ ڈالریں بیشکش کو میں ایک مذاق سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ یہ بات یقیناً تمہارے علم میں اصنامے کا باعث ہوگئی کہ میرا ایک مناسبتہ حکومت چین کے کانوں میں یہ بات ڈال چکا ہے کہ نارمولہ اس کیس مل سمیت فروخت کے لئے موجود ہے۔ چین کی حکومت اس من میں تیں لاکھ ڈالریں پیش کش کر چکی ہے۔ کیا سمجھو... تمیں لاکھ ڈالو!“

”ہونہ! اتیں لاکھ ڈالو! ناممکن“ ایگر نے کہا: ”مسٹر ہرن میرے ساتھ تمہارے کاروباری حوالے کامیاب نہیں ہر سکتے۔“

”تو پھر معاملہ ختم ہی سمجھو؟“ ہرن نے انتہائی قناعت آمیز لہجے میں کہا: ”بھہ ڈرا تو یہ کہ روسی سفارت خانے کی طرف چلنے کا حکم دیا گیا۔ روسی حکومت اتنی ہی غریب ہے۔ انوس صدانوس!... ویسے میں چینوں کی نسبت روسیوں کو زیادہ پسند کرتا ہوں اس لئے پینتیس لاکھ ڈالر کے عوض مل شدہ نارمولہ تمہارے ہاتھ فروخت کر سکتا ہوں تاہم مجھے امید ہے کہ چین کی حکومت چالیس لاکھ ڈالر دینے پر تیار ہو جائے گی پھر ان کے ساتھ ابھی سوا طے کرنے کے دو تین نہیں ہوں۔“

”دراصل میں اتنا بڑا فیصلہ کرنے کا عازد نہیں۔“ مجھے معلوم ہے۔“ ہرن نے کہا: ”بہر حال میں تمہیں روسی سفارت خانہ پر آثار کو الپس پرسٹل ہول جبار ہوں۔ اگر تمہیں میری پیشکش منظور ہو تو پرسٹل ہول کے پتے پر ٹیگلام دیدینا۔“

”تم آج رات میں کسی ہول میں قیام کریں نہیں کر لیتے؟“

”میں یہاں کے گھسیا ہوٹلوں میں ٹھہرا پند نہیں کرتا۔“

ایگر کو روسی سفارت خانے کے سامنے آنا ملنے کے بعد ہرن نے ڈرا تو یہ کہ واپس سرحد کی طرف چلنے کی ہدایت کی۔ وہ تقریباً پانچ منٹ کے اندر سرحدی چوکی پر پہنچ گئے۔ وہاں کے انصران نے ہرن کے کاغذات کی چٹا لیں میں ضرورت سے زیادہ ریہ لگا دی۔ بعد میں آئے والے کی لوگوں کو انہوں نے پہلے نارس کر لیا تاہم ہرن کے معاملے میں انہیں کوئی جلدی نہیں تھی۔ وہ دل ہی دل میں پچ واپ کھانا ڈاگر مرنے سے کچھ نہ بولا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے بعد متعلقہ انصران اس کا پاسپورٹ واپس لیتے ہوئے جیلے کی اجازت دیدی

وہ غصے سے پریشان ہوا اور لڑائیں کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ کار کے قریب پہنچا وہ سرحدی محافظوں نے اس کی کار کی تلاش میں اپنی شریعہ کر دی۔ یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں سے شعلے پھٹنے لگے۔ واضح طور پر اسے جان بوجھ کر روکا جا رہا تھا۔ وہ کایہ کچھ فاصلے پر ٹپکنے لگا۔ چند منٹوں کے بعد ڈرا تو یہ بھاگا ہوا اس کے پاس آیا۔

”جناب وہ ہیر کے ہاسے میں پوچھ رہے ہیں۔“ ہرن نے تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کے قریب آیا اور ایک محافظ سے جرن زبان میں پوچھا۔

”کیا بات ہے؟“

محافظ نے دیش پور ڈرو کے نیچے کچھ ہوئے ہیر پر اپنی روشنی ڈالتے ہوئے پوچھا۔

”یہ کیا چیز ہے؟“

”ہیر۔“

”ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔“ محافظ نے کہا: ”اسے کار سے باہر نکال کر لے آؤ۔“

”کیا مطلب؟“ ہرن نے اپنے جوش کو ڈالتے ہوئے کہا: ”یہ ایک ہیر ہے اس کے اندر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔“

”اسے نکال کر دیکھنا چاہئے گا؟“ محافظ نے اٹھ کر لہجے میں اپنا مطالبہ دہرایا۔

”ٹھیک ہے پھر؟“ ہرن نے جواب دیا: ”اسے نکال کر دیکھ لو“

پھر اس نے اپنے ڈرا تو یہ کو مخاطب کر کے کہا: ”ہیر کو یہ ہیر نکالنے میں ان کی مدد کرو۔“

یہ کہہ کر وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ اس نے سوچا ان جنگلی محافظوں سے الجھنا بیکار ہے۔ پھر وہ پھلپی سیٹ پر بیٹھ گیا اور برائے کس سے کاغذات نکال کر ان کا مطالعہ کرنے لگا۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد کچھ فاصلے پر ایک کار آگہر کی اور انجور اس کار سے کل کر تیز قدم اٹھتا ہوا اس کی طرف بڑھا

اس نے محافظوں کی طرف دیکھ کر ہاتھ پلایا اور کار کا دروازہ کھول کر ہرن کے برابر بیٹھ گیا۔

”محذرت چاہتا ہوں؟“ اس نے کہا: ”معاملی ایسا تھا۔ اتنے بڑے فیصلے کے لئے انصران بالائی منظوری ضروری تھی جس کے لئے وقت درکار تھا اور تم یہاں آئے پرتیار نہیں تھے۔ لہذا مجھے یہ غیر اطلاقی طریقہ اختیار کرنا پڑا۔“

ہرن نے شعلہ باز نظروں سے ایگر کی طرف دیکھا اور دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔ قندے کو توقف کے بعد ایگر نے خیر کہا۔

”یہ شس کر یقیناً تمہیں خوشی ہوگی کہ ہماری حکومت پینتیس لاکھ

دار کے عرض مل شہ نادر لا خریدنے پر تیار ہو گئی ہے۔ خریداری کی شرائط وہی ہوں گی جو تم قبل ازیں بیان کر چکے ہو؟

”یہ سن کر مجھے یقیناً کوئی خوشی نہیں ہوئی، ہر سن ہر سب سے بولا۔ میرا وقت اور وفلاس سے زیادہ قیمتی ہے۔ مجھے جان بوجھ کر اس کے لئے کی سردی میں روکا گیا ہے۔ میں تمہاری حکومت پر چشیتہ عربی کا دعویٰ کر سکتا ہوں بہر حال ہر دست میں نرم رویہ اختیار کرتا ہوں۔ لیکن اب نادر کو ملے کی قیمت چالیس لاکھ ڈالر ہے۔۔۔۔۔ چالیس لاکھ ڈالر۔۔۔ اچھی طرح سنو فیصلے کے لئے صرف ہندو منٹ دیتا ہوں؟ یہ کہتے ہوئے اس نے گٹھری کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد میں کسی قسم کی بات چیت نہیں کر دوں گا؟“

اگور نے جلدی سے دروازہ کھولا اور شہ کے قریبی دفتر کی طرف بھاگا تا تقریباً دس منٹ کے بعد وہ اپنا کاپٹا واپس آیا اور بولا۔

”منظور ہے۔۔۔ چالیس لاکھ ڈالر۔۔۔ ٹیلیویری کتنے خرچے میں ہو گئی؟“

”تین مہینے کے اندر ہر سن کے جواب میں کو شہر کو روکا کہ نادر لا جلد از جلد ہٹائے، ہاتھوں میں بیچ جائے۔ خدایا منظر اگور ملا کرتا ہوا رخصت ہو گیا۔ بیڑ واپس آگ چکا تھا ہر سن نے ٹرانسپور کو فوراً بٹھل چلنے کو کہا۔ ہاں پہنچے ہی اس نے مندر جو دیل ارجنٹ تار دیا۔

”جناختن لڈر سے۔۔۔ جارح خیم چل رہی ہیں۔ کرگ کے ساتھ ٹھیک ایک خیمہ چل رہی ہیں ملاقات کا بندوبست کرو۔۔۔ ہر سن“

✽

ایجن کرگ ۳۳ برس کا دراز قد ساس طبع اور گھٹنے مزاج نوجوان تھا۔ وہ گذشتہ پانچ برس سے راکٹ لیسرچ ڈسٹرکٹ کے چیف کا پرسنل اسسٹنٹ تھا۔ چیف مارون وارن این وولن فرانسس سٹرنوول سے تبارک خیالات کرتے ہیں کیا ہوا تھا۔ دو مہینے سے ان کے آپس میں مذاکرہ ہوتے تھے اور اب اگلے روز وہ دستکھن واپس جلا رہا تھا۔

دن کے کیا ہوئے تھے اور کرگ لاپسی کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا اچانک فون کی گھنٹی بجی اور وہ ۱۴ بجوڑ کر گزشتہ کی طرف بھاگا۔ بیرونی اٹھا تو دوسری طرف سے جوناختن لڈر سے کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو کرگ؟۔۔۔ میں جوناختن بول رہا ہوں؟“

”ہیلو جن کیسے مزاج میں۔۔۔؟“ کرگ نے کہا۔ ”واپس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سناؤ کیسے یاد کیا؟“

”سٹوکرگ؟“ جوناختن نے اپنی آواز اچھی کرتے ہوئے کہا مجھے تم سے ایک ضروری کام چکا گیا تم فوراً یہاں آ سکتے ہو؟ بات تمہارے ہی

نادر سے کی ہے سکر خوش ہو جاؤ گے۔

”نور انہیں آ سکتا؟“ کرگ تکی گٹھری کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

”کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ تقریباً ڈیڑھ بجے تک پہنچ جائوں گا۔“

”بہت خوب۔“ جوناختن نے کہا۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔“

یہ کہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ کرگ سرخ رو میں بیٹھا شادی جاناختن سے نوکر کی معقول آفر دینے والا تھا۔ وہ جوناختن کے سامنے کئی مرتبہ اس بات کا اظہار کر چکا تھا کہ اگر اسے پس میں کر دیتی اچھی نوکر ہی مل جائے تو وہ پیر میں ہی رہ جائے گا۔

جوناختن لڈر سے اس کی پہلی ملاقات سفارت خانے کی ایک کمال ٹیلی پارٹی میں ہوئی تھی۔ کرگ اس کی متناظر طبعی شخصیت سے بہت متاثر ہوا تھا۔ اس کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔ سر کے بال سفید، چہرہ متبسم اور آنکھوں میں خوشگوار جھپک پائی جاتی تھی۔ وہ خاصا ماٹھ شخص تھا، تیل کے کاروبار میں اس کا بہت عمل دخل تھا۔ پہلی ملاقات کے بعد جوناختن اسے کئی مرتبہ پیر سے بہترین ٹولوں میں مدعو کر چکا تھا۔

۱۴ نے نادر سے ہر کرگ نے لباس تبدیل کیا اور جوناختن سے ملنے جارح خیم چل پڑا۔ جو خیمہ منزل پر پہنچ کر اس نے سوٹ نمبر ۱ کی طلسمی گھنٹی بجائی۔ خطاب منور دروازہ کھولنے والا ایک جاپانی ملازم تھا۔ وہ نہایت اعزاز کے ساتھ کرگ کو اندر لے گیا۔ ابھی وہ ٹھیک سے بیٹھیں ہی نہیں پام تھا کہ ایک خوش پوش شخص منظر پر دروازے سے اندر داخل ہوا کرگ کی تیز رفتاری سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اندر داخل ہونے والا شخص ہر سن تھا اس نے تیز نظروں سے کرگ کو گھومتے ہوئے دیکھا۔

”کیا تم مسٹر ایجن کرگ ہو؟“

”ہاں؟“

”مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس تمہارے لئے کوئی اچھی خبر نہیں ہے۔“ ہر سن نے خشک لہجے میں کہا۔ ”کیا تم انصاف دیکھنے کی جنت کرنا گئے؟“

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک مٹا سا خالی لفافہ کرگ کے قریب مڑنے پر پھینک دیا اور غور سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر پاپ بھر لے گا۔

”جناب والا مجھے باطل نہیں سلوم کر آپ کہن میں اور کیا باتیں کر رہے ہیں؟“ کرگ کے سر میں نظریں دوڑا تو ہوا بولا۔ میں مسٹر جوناختن لڈر سے سے ملاقات کرنے یہاں آیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ میں غلط جگہ پر آ گیا ہوں۔ کیا یہ مسٹر جوناختن کی اتنا گناہ نہیں؟“

”مسٹر کرگ تم باطل ٹھیک جگہ پر آئے ہو۔“ ہر سن سکڑا کاشن لیتا ہوا بولا۔ ”جب تم ان تصویروں کو دیکھو گے تو ساری بات تمہاری سمجھیں آجائے گی۔“

کرگ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے تصویروں کا لفافہ اٹھا لیا۔ ہر سن

پانچویں کاغذ

اس کے چار شوہر مر چکے تھے، اس نے پانچویں شادی ایک قاضی سے کی، اتفاق کی بات کہ شادی کے چند سال بعد ہی قاضی صاحب بھی بیمار پڑ گئے اور طبیعوں نے زندگی کی طرف سے مایوسی کا اظہار کر دیا۔ چار شوہروں کی موت کا غم کھائے ہوئے بیوی قریب المرگ پانچویں شوہر کے سر ہانے بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔

قاضی نے سراٹھا کر ثقافت سے، افسردہ بیوی کو دیکھا اور پوچھا: ”کیا تم رورہی ہو؟“

بیوی نے بھرائی آوازیں جواب دیا: ”ہاں“

قاضی نے کہا: ”کیوں؟ ابھی تو میں زندہ ہوں“

بیوی نے آنسو پونچھتے ہوئے جواب دیا: ”یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے، چار کے غم سہہ چکی ہوں پانچویں تم لے تھے سو تم بھی منہ موڑے جا رہے ہو، اب میں کس کے پاس جاؤں گی؟“

قاضی نے کراہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور جواب دیا: ”پچھتے بد نصیب کے پاس“

تصور بدی کو مٹانے کے لیے اس نے کبھی کو نہیں بھیجی مابین کی: کرگ پر تائید نظروں سے ہر من کی طرت دیکھنے لگا۔

”مجھے نارولاسی آکس کی فوٹو کاپی درکار ہے۔ ہر من نے ات جاری رکھتے ہوئے کہا: اور یہ کئی ایسا شکل ۴۴ نہیں ہے۔ اس کیمرے سے ہتھائے ۴۴ میں مزید ہولت پیدا ہو جائے گی؟ ہر من نے دراز سے ایک چھوٹا سا کیمرو نکالا اور اسے کرگ کے اٹھیں صلتانے ہتھائے کہا: یہ ایک آڈیو کیمیک کیمرہ ہے اس کے زریعہ نارولاسی آکس کی دس تصویریں تیار کئے۔ اور یہ کیمرو فلم سمیت سٹرچاقتن کے حوالے کر دو گئے۔ جو اس وقت ٹیٹن ٹول ڈشنگٹن میں قیام پزیر تھے۔ ۴۴ اسٹیٹنشن ہوا تو ہتھاری یہ شرمناک تصویریں منہ نیکیٹو تھیں واپس کر دی جاتیں گی ورنہ ان کی کاپیاں لٹھانے پر محرک کر دہ ناموں پر ارسال کر دی جائیں گی۔“

”میں ہتھار کا کرگ پر تیار ہوں، کرگ سے رابطہ لینے لیا ہوں۔“

”مگر خدارا ان تصویروں کا بلا بلڈ کر کہیں کر دو۔“

”بہت خوب۔“ ہر من نے کہا: ”تم آج سے ٹھیک ساتویں دن ٹیٹن ٹول ڈشنگٹن میں جو ناقتن سے ملو گے اور کیمرو صلتانے تصویریں لے کر حوالے کر دو گے۔ آج آئیں تاہم ہے اور تم جھپٹیں تاہم کو جو ناقتن سے ملو گے۔ اور سونچو کہ ان کی کاپیاں لٹھانے ناپائیدار ہے۔ اگر تم تصاویر لانے میں ناکام رہے تو۔۔۔“ ہر من نے کندھے اچکا کے اور مزید کچھ کہنے بغیر کر

اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا اور نیچے ٹرک پر دوڑتی ہوئی ٹریفک کا نظارہ کرنے لگا۔

تصور بدی کو دیکھتے ہی کرگ ٹھنڈے پسینے میں نہا گیا اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا اور دل دوڑنے لگا۔

ہر انسان کی کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے اور بعض کمزوریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا انکشاف مرست کا پتہ ان ثابت ہوتا ہے کچھ روز قبل کرگ کو ایک نوجوان اور غور بولا کال کیا تھا جسے وہ وقتی جذبے کے تحت اپنے کمرے میں لے گیا تھا اور یہ پرہیز تصور بدی ان روزوں کی اسی رات کی تاریخ بیان کر رہی تھیں۔ کرگ غلامین گھورتا ہوا سوچ رہا تھا کہ آج کا دن اس کی زندگی کا آخری دن ہے۔ اب وہ سیدھا اپنے کمرے میں جانے گا اور خودکشی کرے گا۔ ہر من اطمینان کے ساتھ پیچھے ہٹ کر نرم لہجے میں بولا۔

”اس لٹھانے کی پشت پر ان لوگوں کے نام لکھے ہیں جنہیں ان تصاویر کی کاپیاں بھیجی جائیں گی۔“

کرگ نے کچھ ہوسے استغوث سے لفافہ پلٹ کر دیکھا اس پر ان لوگوں کے نام لکھے تھے جو اس سے محبت کرتے تھے۔ عزت کرتے تھے اُسے قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھتے تھے۔۔۔ اس کی ماں۔۔۔ اس کی بہن اس کی دادی۔۔۔ اُس کا پاس۔۔۔ چیف مارون دارن۔۔۔

”لیکن۔۔۔“ ہر من نے مزید کہا: ”اگر تم نے تعاون کیا تو ان

سے رخصت ہو گیا۔

کرگب نے لغافہ اٹھالیا اور سر جھکاتے باہر نکل گیا۔ جاپانی ڈرائیور مٹی خیز نظروں سے اُسے گھور رہا تھا۔

جوناٹن ہارن کے وسیع کاروبار کا نگراں تھا۔ وہ ہر مین کا رستہ راست تھا اور گذشتہ دس سال سے اُس کے ساتھ منسلک تھا۔ ہر مین اسے ایک لاکھ ڈالر سالانہ معاوضہ دیتا تھا۔ پیرا رسائی کا وجود وہ چاق و چوبند اور غضب کا سچہ تیلیا تھا۔ دنیا بھر کے سفارتخانوں اور کئی "ماحبدروں سے اس کی راہ و رسم تھی۔ وہ اکثر سفر میں رہتا۔ جیتنے میں مین بار یورپ اور امریکہ کے درمیان سفر کرنا اس کے لئے معمولی بات تھی۔

پھینکے اکتوبر کی سہ پہر کو وہ لوٹن ہٹل کے راستہ کرے میں بیٹھا سوچتی ہے دل بہلا رہا تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اسکی اجازت پر دروازہ کھلا اور کرگب اندر داخل ہوا۔ جوناٹن نے سوچتی کی آواز کم کر دی اور پرامید نظروں سے کرگب کی طوٹ دیکھنے لگا۔ آخر لڑکھانے خاموشی کے ساتھ کمرہ نکال کر جوناٹن کے ہاتھ میں تھمادیا۔

"بیٹھو۔ جوناٹن نے کمرہ دیکھ لیتے ہوئے کہا: تمہیں چند منٹ تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کچھ پیانہ پندر گئے؟"

جوناٹن کھینچے ہوئے عمل خانے میں داخل ہو گیا۔ یہاں پر ایک چھوٹی سی الماری میں اُس نے ٹیولینگ کا سالار سالانہ رکھا ہوا تھا چند منٹ کے اندر اس نے فلم ڈویلپ کر لی۔ پھر اسے روشنی کے سامنے کر کے دیکھنے لگا۔ تصاویر نہایت صاف آئی تھیں۔ اس نے فلم کو مشرکے کے لئے لٹکارا اور خود باہر آ گیا۔

"ڈیئر ٹل۔" اس نے کرگب کے قریب آ کر کہا۔ "تصویریں یہ شاندار آئی ہیں۔"

پھر اُس نے میز کی دراز سے ایک مٹاسا لغافہ نکال کر کرگب کی طرف اٹھال دیا۔

"اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تصویروں کی کوئی نقل اسکی پاس نہیں ہے؟ کرگب خوفزدہ لیجے میں ہولا۔ اور ان تصویروں کی وجہ سے مجھے دوبارہ دوامارش میں سے نہیں گذرنا پڑے گا؟"

"سٹر کرگب میں ایک اصول کاروباری آدمی ہوں۔ جوناٹن نے کہا: میں دھوکا نہیں کرتا۔ تم پر اسے اطمینان کے ساتھ جاسکتے ہو۔"

"میں بھی با اصول آدمی ہوں؟ کرگب اٹھتے ہوئے ہولا۔ اور یہ بات تباہ اپنا فرض سمجھاؤں کہ یہ فارو لافخیمہ الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے

اس کو سمجھنا دراصل کرنا قطعی ناممکن ہے۔ اس کی حیثیت ایک رسی جھکے سے زیادہ نہیں۔"

"میرا بس بیجا جزیروں کو کالہ آمد بننے کا گرجا بنا ہے تم اپنے جی کو کیوں پریشان کرتے ہو۔... بہر حال تمہارے تعاون کا بہت شکریہ" کرگب نے لغافہ اٹھالیا اور کمرے سے باہر نکل گیا اس کے جاتے ہی جوناٹن نے رسیور اٹھا کر آپریٹر سے کہا۔

"سٹر سلک پلینر! "

"لیس سر... ایک سیکنڈ۔" آپریٹر نے جواب دیا۔

لمحہ بھر کے بعد رسیور کے اندر سلک کی آواز گونجی۔

"سلک!"

"جوناٹن بول رہا ہوں۔ ہتھ ہلا دو رست ابھی ابھی میرے کمرے سے نکلا ہے اس وقت غالباً فٹ کا انتظار کر رہا ہوگا۔"

"لکڑی نہیں کر دسب سنبھال لوں گا؟" سلک نے جواب دیا۔

جوناٹن نے فون بند کر دیا اور آرام دہ صوفے میں وضو کر دوبارہ سوئٹھی کی لہروں میں گم ہو گیا۔

✱

ہٹل سے نکل کر کرگب نے ایک ٹیکسی کال کر لی اور اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔ اُس کا ذہن انتہائی پریشان تھا وہ اپنے خیالات میں اس قدر الجھا ہوا تھا کہ اپنے پیچھے آنے والی نیل رنگ کی کار کو بھی نہ دیکھ سکا جس میں بیٹھے ہوئے دو خوش پوش نوجوان قریباً ماضی سے اس کا ناقاب کمرے تھے۔ کچھ دیر کے بعد کبھی منزل پر پہنچ گئے۔

ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کے بعد وہ لغٹ کے ذریعے اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچ گیا۔ اندر آتے ہی اس نے سوچا کہ سہیلے نوٹوں جلا دینے چاہئیں۔ فوٹو کے نشست میں رکھ کر وہ باہر چلے گئے اور کچن کا ایک خالی کونہ اٹھا کر اسے آیا تاکہ ایک ایک کے تمام نوٹوں اور سنجھو جلا دے۔ ڈیوٹیز پر کھٹے کے بعد اُس نے اچس نکالنے کے لئے حسیب میں ہاتھ ڈالا۔

عین اس وقت اطلاع گھنٹی بج اٹھی جسے سن کر وہ اکیدم چمک گیا۔

اُس نے تصاویر کا لغافہ گدڑی کے نیچے رکھ دیا۔ اور آگے

بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی دو خوش پوش نوجوان اسے ایک طرف دھکیل کر اندر داخل ہو گئے۔ ایکس پھرتی کے ساتھ دروازے کی ٹنڈی پر جھانک دوسرے نے اتھیں میں سائنسیر گیل پتوں کپڑا ہوا تھا۔ اس کا نام سلک تھا اور یہ وہی نوجوان تھا جسے جوناٹن نے فون پر کرگب کا ناقاب رکھ کر دیا تھا کی تھی۔ دوسرا اس کا ساتھی لیگان تھا۔ دونوں پیشہ ور رچرکھے اور مستقل معاوضے پر ترمیم کا غیر قانونی کام سرانجام دے سکتے تھے۔ سلک نے پتوں ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ بالکل بے آواز جاتا ہے۔ اگر تم نے شور مچانے کی کوشش کی تو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیے جاؤ گے۔! وہ نوٹوں کو مات کھڑکیں۔؟"



رسول مقبولؐ نے فرمایا "وَأَتَّخِیْهِمْ كِیْ اَکْ سَے محفوظ رہیں گی؟"
 کسی صحابی نے سوال کیا "وَأَتَّخِیْهِمْ کون کون سی یا رسول اللہؐ؟"
 آپؐ نے جواب دیا "ایک تو وہ جو اللہ کے خوف سے روتی ہیں اور دوسری
 وہ جو رات بھر جاگ کر اپنی سرحدوں کی پاسبانی کرتی ہیں"

وہ سبکی کے گھونٹ بھرتا ہوا دراصل سمندر پر اٹھکیلیاں کرتی ہوئی لڑکیوں
 کو گھونٹنے لگا۔ تڑسے تڑف کے بعد بولا۔

"سنا ہے ابن کریشہؓ خوشی کر لی ہے؟"

"کم از کم پڑیس نے اپنی وارث پر یہی کہا ہے۔ جو اس حق نے کہا۔"

"سننا ہے کہ چیف مارون وارن کی ہریت پر سالما بار ا گیا ہے؟"

"سمجھدار آدمی ہے۔ ہرن نے کہا۔" مجھے اس سے یہی توقع تھی

اب ہمیں اپنی کارروائی کی رفتار بڑھانی چاہیے، میں چند مغتول کے دورے
 پر مشرقی بعید جا رہا ہوں۔ میں پرانگ، ایک کانگ اور مینیک میں تیار
 کروں گا میری عدم موجودگی میں تمہیں ضروری فیصلے کرنے کا پورا پورا اختیار
 ہوگا میں نے تمہاری رہنمائی کے لئے رہایت نوٹ کر دی ہیں، مجھے امید ہے
 کہ میری واپسی تک تم فارمولے کی حقیقت پر کام نہ ضرور عمل کرو گے۔"

"اس فارمولے کا مقصد؟" امور سامانندان بال نارٹھ ہے اس
 فارمولے کا تعلق ایسی ایسی انقلابی چیزوں سے ہے جو فلاسے دس
 گنا گلی، اور تین گنا مضبوط ہے۔ اور گٹر پون ہے۔ اس کے استعمال سے
 خلائی سفر کا خرچہ پہلے سے نصف رہ جائے گا۔ خلائی راکٹ کے لئے یہ ایک
 مستثنیٰ دھات ثابت ہوگی۔"

"تہمتی سے پال نارٹھ سراجیل ایک پائل خانے میں بند ہے
 اس پائل خانے کا نام بریڈن اسٹیلیم ہے۔ یہ ایک نئی ادارہ ہے جہاں امر اور
 روس کا علاج کیا جاتا ہے۔ نارٹھ تقریباً دو سال سے وہاں پر زیرِ علاج ہے
 حکومت کو امید ہے کہ نارٹھ بھی یہی ضرور مقصد ہوگا۔ اور بالآخر وہ
 فارمولے کا عمل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے نارٹھ پائل نہیں، تم
 پوچھو گے کہ پھر دس شہر آفاق سامانندان کو پاگ خانے میں کیوں رکھا گیا
 ہے؟ اس کی بھی بڑی عجیب و غریب وجوہات ہیں۔"

نارٹھ اپنے وقت کا انتہائی ذہن سائنسدان ہے مگر حکومت
 نے بیس سال کی عمر میں اسے پرانے سٹی راکٹ ریسرچ اسٹیشن کا چیف
 مقرر کر دیا۔ تہمتی سے اس نے ایک ایسی عورت سے شادی کر لی جو میں نے
 ضرور سنی لیکن کسی اعتبار سے نارٹھ کے مزاج سے میل نہیں کھاتی تھی۔ وہ
 انتہائی عیاش اور خود غرض عورت ہے۔ نارٹھ بڑے شادی سے قبل وہ

کرک نے کچھ جملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن سلک کی آنکھوں میں
 نظر آنے والی خونگ چپک چپک کر اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اور کسی کی طرف اشارہ
 کیا۔ کیگان نے ہلری سے گدھی ہٹا کر تصویروں کا لٹاؤ نکال لیا۔

"نت... تم مجھ سے کیا... چاہتے ہو؟"

"ہم تم سے بہت کچھ چاہتے ہیں۔ سلک بولا۔" لیون غلاموشی

سے متاثر ہو کر چلا گیا۔

پھر اس نے کیگان کو ایک مخصوص اشارہ کیا۔ کیگان نے جیسے
 ناولوں کی ڈوری نکالی اور اس کا پھندا بنا کر پھرتی سے کرک کی گردن میں
 ڈال لیا۔ اور دھیرے دھیرے اسے کٹا چلا گیا۔ چند لمحوں کے اندر کرک کی
 آنکھیں ابڑ پڑیں اور اس نے دم توڑ دیا۔ پھر دو ٹول اسے گھسیٹ کر
 غسل خانے میں لے گئے اور پھت پر لگے ہوئے کنڈے سے دھکا دیا اور جلتے
 جانے اس کی شرمناک تصویروں کو بڑبڑ پھیلانے لگے تاکہ وہ نظائر خود کشی
 کا کس نظر آئے۔

✽

ہرن، پلارڈسٹی کے سبب مالیشان ہوٹل میں ویدار کی
 پندرہویں منزل کے ٹریس پر بیٹھا دیکھی اور سگ سے لطف اندوز ہوا تھا
 اس ہوٹل میں ہالی ووڈ کے فلمی ستارے، لکھتے تھے تیار اور صاحبِ ثروت
 لوگ تیار کرتے تھے۔ ساحل سمندر پر بنا ہوا یہ ہوٹل دنیا کے ہر نعمت سے
 مزین تھا۔ اس ہوٹل کی بالائی منزل ہمیشہ ہرن کے تعریف میں رہتی تھی
 وہ عام طور پر سال بھر کا لڑائی لڑائی اور لڑائی لڑائی تھا۔

کچھ دور کے بعد جتن ٹریس پر پھولا ہوا اور قریب پہنچ کر تڑو
 انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہرن نے غمزدگوار آنکھیں اور پٹھانیں اور بولا۔
 "کیا خبر لائے ہو۔؟"

جواب میں جو ناخن نے ایک بڑا سا لٹاؤ اس کے سامنے رکھ دیا
 ہرن نے لٹاؤ اٹھا لیا اور اندر سے تصویریں نکال کر دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"تصویریں تو بالکل صاف آئی ہیں یقین نہیں آتا کہ ان کی
 مالیت چالیس لاکھ ڈالر پہنچتی ہے۔"

جو ناخن خاموش بیٹھا رہا۔ وہ اس کے سامنے زیادہ باتیں
 کرنے کا عادی نہیں تھا۔ ہرن نے تصویریں لٹاؤ کے اندر رکھ دیں اور

انتہائی معمولی قسم کے کام کیا کرتی تھیں کی غیر اخلاقی حرکتوں کے باعث نازیئر سخت ذہنی کرب میں مبتلا ہو گیا۔

بالآخر ایک روز نازیئر نے اپنے چیت اسٹنٹ کے ساتھ ننگے پاؤں بڑھ کر اس اسٹنٹ کو تو نازیئر نے مٹے پر ہی ہلاک کر دیا لیکن اس کی بیوی نے غسل خانے میں چپ کراچی جان بھالی۔ اس واقعہ کے بعد نازیئر اپنے پریش و حواس کو بھٹکا حکومت نے سارے معاملے کو دبا دیا اور نازیئر کو علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کر دیا۔ ان کا خیال تھا کہ اس وقت صدر سے کمال ہونے کے بعد نازیئر دوبارہ اپنے کام میں لگ جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔ نازیئر کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔

عجیب بات یہ ہے کہ نازیئر کے اس خفیہ نازو بے رحمی کے افسران بالا میں آگاہ نہیں تھے۔ اس بات کا کثافت نازیئر کی ایک اسٹنٹ نے کیا اس اسٹنٹ کا نام زونا ہے اور یہ وہ واحد لڑکی ہے جس پر نازیئر اعتماد رکھتا تھا اور جس کے ساتھ لیبیریٹری میں کام کرتی تھی جب نازیئر کی بیماری طویل کی گئی تو زونا نے چیت ماروں کے سامنے اس روز کو ظاہر کر دیا۔ زونا بایاں ہے کہ نازیئر نے معمولی پیلے پر وہ رصحت بھی تیار کر لی تھی اور اس نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا تھا لیکن معلوم نازیئر نے اس دفعات کو کہاں چھپایا تھا کہ تلاش بیلر کے باوجود اس کا سراغ نہ مل سکا البتہ نازیئر کو ایس بی لک گیا لیکن لٹے آگاہی کہ وہ خفیہ الفاظ میں تھا۔

”اس اعتبار سے زونا ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے جو حق نہ کہا۔“ ہارن نے کہا۔ ”زونا سالہ ریسرچ اسٹیشن پر کام کرتی ہے، میں نے اس راکے کے بارے میں تفصیلی تجاویز لکھی ہیں جن میں ان تجاویز کو نوٹ پر حیران کر دیا۔ تمام کثافتیں ہمیں یہی چیز پر مل جائیں گے۔ یہ بات ذہن نشین کر لو کہ یہ ہمارا اہم ترین منصوبہ ہے۔ اگر کوئی ٹاٹا اسٹیشن آجائے تو مجھ سے مشورہ کر لیا اور نہ ہمیں ہر بات کا کلی اختیار ہے۔“

کچھ دیر کے بعد جو اخصصت ہو گیا اور ہارن کو کئی ہی ٹوکس سمندر کے گہرے نیلے پانی کو گھونٹنے کا جو سرورج کی روشنی میں جھلک چلا رہا تھا

✽

پانچ بجے میں چند منٹ باقی تھے۔ زونا نے میز پر بچھرے ہوئے کاغذات سمجھائے۔ ٹاٹا پڑھ رہا تھا اور ٹیک پانچ بجے میں اٹھا کر جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھ کام کرنے والی دو لڑکیاں شوخ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ موٹی والی بالآخر بولی ہی پڑی۔

”زونا دھیرے دھیرے یہی جان۔ معلوم ہوتا ہے آج تہوار ڈیٹ ہے۔ ویسے ایک بات بتاؤں۔ ان مردوں کا کالری کبھی دوسرے نہیں ہوتا ان کی خاطر جان کو لگانا سیکار ہے۔“

زونا نے آنکھ ہاتے ہوئے کہا۔

”یہ ان مردوں میں سے نہیں ہے۔ یہ واقعی اس قابل ہے کہ اس کی خاطر جان قربان کر دی جائے۔“

یہ کہہ کر وہ مسکاتی ہوئی باہر نکل گئی۔ اس کی عمر پچیس سال تھی۔ گودہ خوبصورت نہیں تھی تاہم چہرے میں خاص کشش پائی جاتی تھی۔ سر اچھا تھا۔ دراز قد، گھٹا ہوا متناسب جسم، نرمی مائل مجھورے بال اور نیلے آنکھیں۔!

پال نازیئر کا کام چھوڑے لے دو سال ہو چکے تھے۔ اب تو نازیئر کی یاد بھی اس کے دل سے محو ہو چکی تھی۔ تاہم کبھی کبھی وہ اس کے خیالوں میں جھلکنے لگتا تھا۔

تین مہینے پہلے اس کی ملاقات ایک شرمیلی نامی ایک نوجوان سے ہوئی تھی۔ وہ خوش اخلاق اور خوش گفتار شخص تھا۔ پہلی ہی ملاقات میں دونوں ایک دوسرے پر لگے ہوئے گئے۔ ایک شرمیلی مقامی اخبار کا شاٹ پوزر تھا۔ آج اس کی سالگرہ تھی اور زونا نے اسے ڈنر پر مدعو کیا تھا۔

ڈنر سے قبل کرنا ناپی اسٹینٹ کی میٹھی اور ٹریفک کے بیچ ختم سے ٹکرتی ہوئی کچھ سیلف سروس اسٹور میں پہنچی۔

وہ اس حقیقت سے تعلق ہے خبر تھی کہ دو پیڑھ درجہ سبک اور کنگیاں اس کا تعاقب کر رہی ہیں۔

زونا ڈر کا سامان خریدنے اسٹور میں آئی تھی اس نے تلی ہوئی مچھلی، مٹھا ہوا آگشت، آلو، نمٹا اور شراب کی دو بوتلیں ٹرائی کر لیں اور اسے دیکھتی ہوئی دوسرے دیک کے قریب جا کھڑی ہوئی اچانک ایک نیلی آنکھوں والا نوجوان لڑکا اٹھا ہوا اس سے ٹکرایا۔ زونا ایک دم گھبرا کر غصے سے نوجوان کی طرف دیکھنے لگی۔

”اوہ۔ معاف کیجئے۔“ (نوجوان اپنے سر ہٹ کا کونا چھپتا ہوا بولا۔ شاید میرا پیڑھ پھیل گیا تھا۔)

پھر وہ نوجوان کچھ میں گم ہو گیا اور زونا دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

اسٹور میں اسٹارٹ ٹام فریڈلی ایک دور افتادہ کونے میں بیٹھا ستارہ تھا مسلسل چار گھنٹے کی ٹھن ٹرولر کے باعث وہ خاما خشک گیا تھا۔ اچانک کسی نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہ ٹرولر کا کھڑکھڑا ہوا۔ ایک دراز قد شخص اس کے سامنے کھڑا تھا اس کی ایک آنکھ مصدوم تھی اور چہرے پر نرم کاکر لٹا تھا۔ اس نے اٹھ کے قریب منہ کر کے کہا۔

”زونا اس راکے کے ہاتھ کی صفائی کا خیال تو کر دو۔ اس نے زونا کی طرف اشارہ کرتے کہا۔“ وہ ابھی بھی جیوری کا ڈنر سے جڑا لائی تھا۔ ٹام کے منہ سے نکلتی خبر اٹھ بڑا بدبوئی اور وہ تیزی سے

گھوم کر نونا کو گھورنے لگا۔

”تمہارا آپ زار میرے ساتھ آئیں۔“ اٹھ اٹھ کر کہا۔ ”آپ کو چشم بیدار گواہ کی حیثیت سے مختصر سا بیان دینا پڑے گا۔“

”چھوڑو دوست، ایک چشم بیدار گواہ کی کون کون کرے گا۔“
 دراز قد شخص نے اپنی اکلٹی آنکھ دھانے ہوئے کہا: ”اپنی ترقی پر کیوں لاتے
 مانتے ہو۔ سمجھو کہ تم نے بذات خود اس راکی کو جیوری چولتے دیکھا تھا جلدی
 جاؤ۔ ورنہ وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جاتے گی۔“

یہ کہہ کر وہ شخص تیزی سے ایک طرف نکل گیا۔

نوابی دار کے اسٹورٹ بائیں طرف ہی تھی۔ ٹام تیزی سے اس کے
 پیچھے لپکا اور دروازے کے قریب پہنچ کر اسے جالیا۔

”تمہارے ذرا ایک منٹ! وہ اس کے کندھے پر ہاتھ لگاتے
 ہوئے ہوئے ہوتا۔“ بہترین رحمت اور ضرور ہوگی لیکن چند منٹ کیلئے واپس آجاؤ۔“
 نونا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ پھر سر چاٹا یہ وہ کوئی
 چیز تھی پورا ہے اس لئے کارڈ پر یہ لکھا تھا: ”اپنے گھر کو لاکر آنا۔“

”میں اس غافلوں کی تلاش لینا چاہتا ہوں۔ اس نے کچھ
 زیورات چوری کیے ہیں۔“

”گگ... کیا مطلب؟“ نونا غصے سے بولی ”کیا تم لوگ
 اپنے گاہکوں کی ایسے ہی عزت کرتے ہو؟“

”مختصر یہ کہ ناظرین نہ ہوں۔“ میجر نے نرم لہجے میں کہا ”بعض
 ایک ہی کارروائی ہے۔“ اس پر وہ کاپ تھام کر کہیں گی۔“

”یہ سراسر ادا کرنا ہی ہے۔“ نونا صبر سے ہاتھ دلتے ہوئے بولی۔
 ”میں آپ لوگوں کے خلاف ہتک عزت۔“

دونوں وہ خاموش ہو گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور گھبرائٹ
 کے لیے عجیب آواز نمودار ہو گئے۔ اس نے ہٹکاتے ہوئے کہا۔

”م... میں... مجھے تو ان چیزوں کے بارے میں بالکل کچھ
 پتہ نہیں۔“

پھر اس نے جیب سے انگوٹھی، نیپلس اور سنگین کی بڑی
 نیکال کر کاؤنٹر پر رکھ دی۔

”میں بالکل سچ کہتی ہوں میں نے یہ چیزیں نہیں چرائیں۔“
 نہ معلوم کیس طرح میری جیب میں پہنچ گئیں۔“

”آئے ہمارے۔۔۔۔“ اٹھ اٹھ کر کہا۔ ”اس سادگی پر
 کون نہ غور کیلئے خدا۔۔۔۔۔ اب تم حلی میں پہنچ کر بھی یہی کہو گی کہ...“

”پتہ نہیں میں کیسے اندر پہنچ گئی۔“
 ”میں پولیس کو فون کر رہا ہوں۔“ میجر نے اٹھ سے مخاطب

ہو کر کہا۔ ”تم اس راکی کو میرے دفتر میں لے آؤ۔۔۔۔“

”لال۔۔۔ لیکن میری بات تو سنیں۔۔۔“

”تمہارے اب یہاں بات نہیں بیٹھی۔“ اٹھ اٹھ کر کہا۔
 ”کپڑا لیا اور اسے دفتر کی طرف لیجاؤ اور لانا۔“ اب پولیس کے سامنے
 ہی بات ہوگی۔“

اُن کے ارد گرد دیگر خریداروں کا جھوم اٹھا ہو گیا تھا پس
 نونا نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔ دو منٹ کے بعد پولیس میں پہنچ
 گئی اور سرسری بیان سننے کے بعد نونا کو اپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر لے گئی۔

✽

شاہ کے سوسائٹس نیچے نیچے رنگ کی کاروں کے گھر کے اہل
 سامنے آکر رک گئی۔ اس کے اندر سلگ اور کینگاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے
 انجن بند کر دیا اور سرگٹ سلگا کا منہ سے کس لینے لگے۔ دونوں
 خاموش بیٹھے تھے اور کبھی کبھی خفیہ نظروں سے ایک دوسرے کی نظر
 دیکھ لیتے تھے۔

”ایک سات بج کر اٹھائیس منٹ پر ایک اسپرٹس کار عمارت
 کے سامنے آکر رک گئی۔ ایک لمحے کے بعد اندر سے ایک خوش پوش اور صحت مند
 نوجوان باہر نکلا اور زیر لب سناٹا ہوا عمارت کی سٹرییاں چڑھنے لگا۔
 وہ ایک شرمین تھا جو سنگین کی دوستی ہوئی انگوٹھی جیب
 میں ڈالے نونا کی ڈسپانی میں شرکت کرنے آیا تھا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے
 ہوسے سے دستک لی لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ملا۔ دوسری ہلا اس نے دروازے
 دستک لی پھر بھی کوئی جواب نہ ملا پھر وہ اعلیٰ آگسٹس پرلیس آگسٹس
 اندر خاموشی ہی رہی۔ اسے یقین ہو گیا کہ نونا گھر پر موجود نہیں۔ یہاں سے واپس
 ہو کر اس نے لینڈ لائن سے اسٹفس کار پر وہ بھی کوئی تسلی جوشے سے کسی
 ہر طرف سے واپس ہونے کے بعد وہ واپس اپنی کاریں آ بیٹھا تاکہ فون کر کے
 لیسر اسٹیشن سے صورت حال معلوم کرے۔“

دفعات اس کی کپڑی پر غصہ ہے ایک زوردار چوٹ لگائی تھی۔ اور
 وہ کچھ سمجھے بغیر ہیوش ہو کر سیٹ پر ٹھہر ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کینگاں جو
 پچھل سیٹ پر چھپا بیٹھا تھا اچھل کر آگیا۔ اس نے شرمین کے حرکت
 پسہ کو دیکھ کر پتہ چلا کہ نونا اور خود راہی گنگ سیٹ پر بیٹھا گیا ایک لمحے کے
 اندر اس نے کارٹاٹ کر کے آگے بڑھادی۔ سلگ اپنی اپنی کاریں اس کے
 پیچھے چل پڑا۔

”کئی تا ایک اور نیم ٹریک ٹرکوں سے ہوتی ہوئی دونوں کاریں
 ایک ویران اور غیر متعلق عمارت کے سامنے آکر رک گئیں۔ صدر دروازے
 کے پٹ مڑتے۔ اور اندر دو سیس لان میں لمبی لمبی گھاس اُگی ہوئی تھی اس میں
 کا پلاٹہ تقریباً سامناں پڑا تھا۔“

کینگاں نے شرمین کی کارٹی صدر دروازے کے بالکل ساتھ

لگا کر کھڑی کی تھی چند لمحوں تک وہ دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے اس پاس کا جائزہ لیتے تھے جب انہیں پورا یقین ہو گیا کہ وہاں ان کو دیکھنے والا کوئی نہیں تو وہ باہر نکل گئے پھر انہوں نے شرس کے لیے حرکت سمجھ کر باہر نکلا اور گھسیٹتے ہوئے خود وہ چھارہ چھکار کے نچیں لے گئے۔ اسے وہاں پھینکنے کے بعد کیکان نے اس کے منہ پر دو چار ٹھوکریں اور سپیکر میں آکر وہ کم از کم ایک ہفتے تک ہسپتال میں پڑا ہے۔

”اے وہاں چھوڑ دو دونوں اپنی کار میں بیٹھ کر خست ہو گئے۔“
 لنگے روز اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا کہ نواد کو عدالت نے ایک ہفتہ کی سزا دی اور پچیس ڈالر جرمانہ لگا تھا۔ شرس کے جڑے کی تہری اور چار پلسیاں کوٹ لی تھیں اور وہ ہسپتال میں بے ہوش پڑ چکا۔

شام کو سلک اور کیکان قیامت وصول کرنے جو تھن کے پاس پہنچ گئے۔ جو تھن نے ڈاروں کی ایک گڈی سلک کی طرف اچھالتے ہوئے کہا ”متباہے نے بھی اور ریت سے کام میں۔ سر دست تم اپنی وہ سڑگر میاں بندھ رکھو تو اچھا ہے۔“ قدرے توقف کے بعد اس نے کہا ”پہلی بات تو یہ ہے کہ نواد کے اپارٹمنٹ کا کرایہ اور کار کے اس کا سامان دروں سے اٹھا لو۔ یہ کام ہی ہوشیاری سے ہونا چاہیے۔ اس کے لئے کوئی لڑکی مناسب نہ ہو گی جو خود کو نواد کی کن ظاہر کرے۔“

”آپ فکر نہیں کریں“ سلک نے کہا۔ ”سب کام ٹھیک ہو جائیگا۔“
 ”اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ہی نواد جیل سے رہا ہو کر باہر نکلے۔ اسے اٹھا کر کسی مخفی جگہ پر پہنچا دو اسکے بلے میں تفصیلی پتہ لائن میں دو گنا۔“
 ”بہت بہتر۔۔۔“ سلک نے جواب دیا۔ ”پھر وہ کیکان کے ساتھ وہاں سے رخصت ہو گیا۔ جو تھن ہلٹا ہوا انکوئی میں گیا اور نیچے نظر آئی ہوئی سمندر کی لہروں اور نواد جیل کو دیکھتے لگا جیسی ورتاری کے عالم میں لہروں کے ساتھ آنکھ پھولی کھل چکے تھے۔ کچھ دیکر بعد وہ سٹڈی روم میں جا کر جرس کے کعبے ہوئے ڈش کا مطالعہ کرنے لگا۔

✱

نواد کے اپارٹمنٹ سے اس کا سامان اٹھوانے کے لئے سلک نے شام کی ٹیوٹی لگائی۔ وہ منشیات کی عادی اور وابستہ تھیں کہ لڑکی تھی۔ گزشتہ سال وہ ملازمت کی تلاش میں میاں آئی تھی، اس وقت تک وہ ایک معصوم اور سیدی سادی لڑکی تھی۔ پھر تھیں ہی کے کیکان کے پیچھے چڑھ گئی جس نے اسے زبردستی منشیات کا عادی بنادیا۔ اس دن کے بعد وہ کیکان کی بے رحم کینزن بن گئی۔

سلک کی ہدایت پر وہ نواد کا سامان لینے پہنچ گئی۔

لیڈی لیڈی سے اپنا تعارف کرتے ہوئے اس نے کہا۔

”میرا نام شیلیا سٹین ہے اور میں نواد کی کن ہوں۔“

لیڈی لیڈی نے یہ سن کر ناپسندیدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا شیلیا نے سلک کی سیکھا کی ہوئی بات دہراتے ہوئے کہا۔

”یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ نواد کو ایک ہفتہ کی سزا ملے قید ہو گئی ہے۔ لہذا وہ یہاں نہیں رہے گی۔ اس نے مجھے ہدایت کی ہے کہ کرایہ اور کار کے اس کا سامان اٹھا لوں؟“

”اے وہ جو رک کی؟“ لیڈی لیڈی نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔
 ”مجھے دم بھی نہیں تھا کہ وہ اس قسم کی حرکت کر سکتی ہے میں کیا گھٹیا لڑکیوں کو اپنے ہاں رکھنے پر تیار نہیں لیکن کرایہ اور کار کے بغیر سامان نہیں اٹھا سکتیں۔ اس پر ایک ہفتے کا کرایہ واجب الادا ہے۔ پورے سو ڈالر!“

شیلیا نے اپنا پرس کھولا۔ اور پچاس پچاس ڈالر کے دو نوٹ بڑھیکے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولی۔

”اس کے اپارٹمنٹ کی چابی دیدو تاکہ میں سامان پیک کر لوں۔“
 ”یہ لو چابی؟“ لیڈی لیڈی نے چابیوں کے گچھے سے ایک چابی نکالی دیتے ہوئے کہا: ”اور کان کھول کر سن لو میں دوبارہ اس گڈی کی شکل دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ اسے بتا دینا اور وہاں جاتے ہوئے چابی واپس لے جانا؟“

یہ کہہ کر اس نے اندر داخل ہو کر دوسرے دروازہ بند کر دیا اور شیلیا نواد کا سامان پیک کرنے کے لئے بیٹریاں چڑھنے لگی۔

✱

منصوبے کا اگلا مرحلہ چونکہ خاصا اہم اور پیچیدہ تھا اس لئے جو تھن نے اسے خود ہی سرانجام دینے کا فیصلہ کیا۔

”مجھے کس وقت اس نے ڈاکٹر میکس گزشتہ کا میٹرونی کی روری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی جس نے نہایت تعجب لیجیے میں پوچھا۔“

”جی فرمائیے؟ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں؟“
 ”میں ڈاکٹر گزشتہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں؟ جو تھن نے کہا۔“

”کھانا آج شام اگر کسی وقت ملاقات ہو سکے گی؟“

”معاذ کیجئے۔۔۔ آج شام کو آپ ملاقات نہیں کر سکتے۔۔۔“

”آپ کو کم از کم رفتہ بہر انتظار کرنا پڑیگا۔“

”میں بھی سنا چاہتا ہوں؟ جو تھن نے کہا۔ میں ہر حال میں آج شام کو زیادہ سے زیادہ کل صبح تک ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔“

”سکڑی نے تمہارے قورے غماض لیجیے میں پوچھا۔ کیا میں آپ کا نام پوچھ سکتی ہوں؟“

”مجھے جو تھن لڑے کہتے ہیں۔ براہ مہربانی ڈاکٹر سے کہو۔“

”کہیں ہرسن ایڈیٹر کا دوست ہوں؟“

”ایک منٹ توقف کریں؟“ سکڑی نے کہا۔ ”تھوڑی دیر کے بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔“

”ٹھیک ہے۔ آپ آج شام کو ٹھیک چھپنے

تشریف لے آئیں۔

ہزار ڈالر ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمیں یادیں نہیں کر گئے۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر گنرے شوارز سے مرہوی ہے گا۔ ورنہ ...

ڈاکٹر گنرے کے ہاتھ پر پینے کے نفع سے قطعاً بھر آئے تھے۔ اس نے اپنا طلالی نلم دو بار اٹھایا اور اپنے مذہب پر تیار پلے ہو کر بولا۔ ”بہت دلچسپ واقعہ ہے۔ تم نے غالباً اگلے مہینے کی تین تاریخ بتائی تھی۔ میرا خیال ہے اس تاریخ تک نافع ہو جاؤں گا اور غالباً تین مہینے کا کام بنایا تھا۔ میرا خیال ہے یہ بھی کچھ مشکل نہیں۔ اور ... اور یہ وی آئی پی صاحب کو سن ہے؟“

”یہ تمام تفصیل تمہیں تین تاریخ کو سلام ہو جائے گی“ جو اس وقت نے کہا: ”تین تاریخ کو سن ٹھیک دس بجے مجھ نہیں لینے کے لیے پہنچے جاؤں گا۔“ ”ٹھیک ہے“ ڈاکٹر گنرے نے کہنے پہلے ہی لگا ہوا گھنٹی کا بجن دیا ہوا بولا: ”معاذہ غالباً دس نہر ڈالر بتایا تھا تم نے؟“

”ہاں دس نہر ڈالر ...“ جو اس وقت نے لکھا ہوا بولا: ”بشرطیکہ کام تسلی بخش ہوگا۔“

یعنی اس وقت ایک چاقی جو بند زبیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور جو اس وقت الودی سلام کر کے رخصت ہو گیا۔

✽

میاں کے ساجل پر واقعہ گو گو کلب جگمگ کر رہا تھا۔ خوبصورت اور خوشحال لکڑیاں عیش انگیز لباس پہنے گاؤں کی خدمت میں لگی ہوئی تھیں۔ ہالی کی مضامین مسکتی تھیں کھیر رہی تھی اس کلب میں بارہ تر ملاحظہ نظر آتے تھے جو کسی بھی شے میں بہک کر لڑکیوں کے ساتھ رست درازی پر راز آتے تھے۔ کلب کے مالک شین اور اس نے ایسے گاؤں کا نشہ آمارنے کے لیے چند خوشی شے کے غنڈے پالی رکھے تھے۔

کیگان ایک انداز بے نیازی کے ساتھ ہاں میں داخل ہوتا نظر آیا۔ وہ جو اس وقت کی خصوصی ہدایت پر دیرینا فریغ مانی لڑکی سے ملنے وہاں آیا تھا جو اس کلب میں کام کرتی تھی۔

کیگان کو کلب میں داخل ہوتے دیکھ کر اس کے ماتھے پر ہل چڑھ گئے۔ وہ سمجھ گیا کہ کیگان نیک ارادے سے وہاں نہیں آیا۔ وہ اس پیشہ و تال کو سخت ناپسند کرتا تھا۔ اس پرستمیہ کہ اس کے پالتو غنڈے سے بھی کیگان جیسے منجھ بوسے پرماش پر ہاتھ ڈالتے ہوئے خوف کھاتے تھے۔

”ہیلو شین، کیگان کا دفتر کے قریب پہنچ کر بولا: آج تو خوب چہل پہل نظر آ رہی ہے۔“

”ابھی تو ابندار ہوئی ہے۔ شین نے کہا: اصل روٹی آدمی رات کے بعد ہوگی؟“

کیگان نے ایک مٹی خیر ہو نہہہ کی اور سرگٹ سٹاکا لڑکھائی

جو اس وقت نے شکرہ ادا کر کے فون بند کر لیا۔ وقت مقررہ پر وہ ڈاکٹر گنرے کے کلب میں پہنچ گیا۔ اور سہی آداب کا لحاظ رکھتے بغیر بولا۔

”ڈاکٹر میں تمہارے پیرو ایک نہایت ہی اہم مرضی کا چاہتا ہوں۔ اس مرضی کے علاج کے لئے تقریباً تین ہفتے درکار ہوں گے اس دوران میں تمہیں اپنا کلینک بند رکھنا ہوگا۔ معاوضے کے طور پر تمہیں دس ہزار ڈالر دیئے جائیں گے۔ کام کا آغاز آج سے ٹھیک چھ روز بعد ہوگا۔ اگلے مہینے کی تین۔“

ڈاکٹر گنرے نے ہاتھ میں کڑا ہوا طلالی نلم نیچے رکھ لیا۔ اس کی گھنٹی بھنڈی اسے ماتھے کے وسط میں پہنچ گئیں۔

”نا ممکن، اطلاق ناممکن۔“ اس نے کہا: ”میں تمہارے مرضی کا علاج بخوشی کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ وہ یہاں آجائے لیکن ایک مرضی کی خاطر میں اپنا کلینک ہرگز نہیں بند کر سکتا؟“

جو اس وقت نے ہوشوں پرستی خیر کر مہل آگئی۔ ایک لمحے کے لئے وہ سر جھٹکے کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔

”ڈاکٹر میری تو یہی چاہتا تھا کہ تم از خود یہ پیش کش قبول کر لیتے کیونکہ تین ہفتے کے لئے دس ہزار ڈالر کوئی معمولی رقم نہیں لیکن اب مجھے چند کیوں ایسی یادیں آ رہی ہیں کہ میں نے قدرے توقع کے بعد اس نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔

۱۹۳۹ء کی بات ہے۔ برلن کے سب سے بڑے ڈاکٹر ایک نہایت ذہین ڈاکٹر نے نازی حکومت کو اپنی خدمت پیش کش کی۔ لیکن کسی ہاؤس کے مقصد اس پیش کش کا یہ تھا کہ وہ نازی کیپ میں بعض مخصوص نوعیت کے تجربات کرنا چاہتا تھا۔ حکومت نے اس کی خدمات قبول کر لیں۔ اور اسے ایک نازی کیمپ میں بھیج دیا۔ اس ڈاکٹر نے بعض مخصوص ذہنی ہیلوں کو سمجھنے کے لئے دو ہزار تین سو بائیس ہیلوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس عظیم قربانی کے بعد اس نے ایک نئی تصوریوری دریافت کی جسے میڈیکل سائنس تسلیم کر چکی ہے اور یہ بات ریکارڈ میں آچکی ہے۔ اس کے بعد اس ڈاکٹر نے دوسرے کیمپوں میں کچھ اور جھوٹے موٹے تجربات کئے جس میں تقریباً پانچ سو سیوری ہلاک ہوئے اور یہ بات بھی باقاعدہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

میرے پاس ان واقعات کا دستاویزی ثبوت موجود ہے بلکہ اس ڈاکٹر کی تصاویر بھی ہیں جو تجربات کے دوران آمدنی گئی ہیں یہ دستاویزات اور تصاویر برمن ائمینٹز نے مجھے دی ہیں۔ اس ڈاکٹر کا نام ہینر شوارز تھا اور اس کے متعلق یاد کیا جاتا ہے کہ وہ مرچکا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ شخص مردہ ہی ہے تو اچھا ہے۔

مقصود کچھ کا یہ ہے کہ ہمیں ایک وی آئی پی مرضی کے لئے نہایت ہی اعلیٰ صلاحیتیں درکار ہیں۔ جو تین مہینے کے لئے۔ معاوضہ دس

بل کھاتی اور شعلہ نشاں جوازیں کو دیکھتے دکھا۔ دوسرے توقف کے بعد وہ شین کی طرف متلاش اور بولا۔

”وہ کیسے کم کدھر ہے؟ ہاں میں نظر نہیں آ رہی۔۔۔“
شین سمجھ گیا کہ اس کا اشارہ ڈرمینا کی طرف ہے۔ لیکن اس نے احتجاجاً ہنسنے ہنسنے کہا۔

”کون؟“

”کیگان نے شین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

”ڈرمینا فریج۔۔۔ چلتا پھرتا توپ خانہ۔“

”متہلا اس سے کیا واسطہ؟“

”تم ایک آگے رکھو کہیں گے! کیگان نے شین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے اس سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔“
”شوگیاگان، ڈرمینا میرے کلب کی بہترین لڑکی ہے۔ اس کے بغیر کلب کی رونق آدمی رہ جائے گی۔ میں تمہارے لئے کسی دوسری لڑکی کا انتخاب کر دیتا ہوں۔ میرے پاس۔۔۔“

شین اس وقت ڈرمینا کی سبک تاراجی کی طرح لہراتی ہوئی ہاں میں داخل ہوئی۔ اس نے انتہائی حسرت لباس پہن رکھا تھا جس میں اس کی جوانی کچھ بچپن پر بھی ہاں میں موجود بشرط اس کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔ اس کے جوتوں پر لٹوڑ مسکا ہٹا کیل۔ کیگان نے سگریٹ اینڈ ٹرسے میں مسل ہاں اور تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈرمینا کے ترسیب کچھ لگا۔ ڈرمینا کی مسکا ہٹا کلم غائب ہوئی اور وہ دوسرے خوفزدہ نظروں سے کیگان کی طرف دیکھنے لگی۔

”کیگان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے ایک کونے والی میز پر لے گیا۔“
”سو بے بی“ کیگان نے کمر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”خوفزدہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں۔ میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ آج رات کی چھٹی کرو۔ اور لباس تبدیل کر کے بھر آ جاؤ۔ میں کار میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔“

”شوگیاگان ڈرمینا نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔ ”میں یہاں ملازمت کرتی ہوں۔ یہ لباس جو تم میرے ہم پر دیکھتے ہو۔ وہ میرے کلب کی یونیفارم ہے۔ بصورت دیگر میں ایک شریف لڑکی ہوں۔ طوافت نہیں ہوں براہ مہربانی کوئی اور دروازہ جا کر کھٹکھاؤ۔“

کیگان کا جی چا کہ ایک ذرہ دانت چڑھا کر اس کا خوبصورت منہ ٹیڑھا کر دے۔ ”اگم اس نے اپنے غصے پر تاباں پلٹے ہوئے کہا۔

”شوگیاگان، میرے پاس خوبصورت لڑکیوں کی کمی نہیں۔ میں تمہارے ساتھ کچھ اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے تمہارے لئے ایک ایسے کام کا انتظام کیا ہے جس کا کم سے کم سادہ دس ہزار ٹالر ہے۔“
”تم مذاق کر رہے ہو۔“ ڈرمینا نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

”کیگان نے جیسے سو سو لاکھ کے تین نوٹ نکالے اور ڈرمینا کو دکھا کر انہیں اس کی چوٹی میں ڈال دیا۔ پھر وہ اٹھنا ہوا بولا۔

”میں ابہر کا میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔“
”اوس کے بلا ڈرمینا نے ہتھیار ڈال دیے۔“ میں ہتھوڑی

دریں آتی ہوں۔“

شین پرتشوش نظروں سے کیگان اور ڈرمینا کی طرف دیکھتا رہا تھا۔ اس کے دماغ میں کادوٹر پہنچنے کے تھے۔ کیگان نے باہر نکلتے ہوئے شین کی طرف دیکھ کر ہاتھ لایا اور بولا۔

”خدا حافظ شین۔ پھر ملاقات ہوگی۔“

ٹیمک میں منٹ کے بعد ڈرمینا لباس تبدیل کر کے کادوٹر پہنچ کر اپنی اور شین سے جانے کی اجازت مانگی۔ اب وہ ایک بادشاہ وار عقیدہ لڑکی نظر آ رہی تھی۔ شین حیران تھا کہ کیگان نے اس کی طرح ڈرمینا کو شین سے لگا دیا۔ اس نے ڈرمینا کو متنبہ کرتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں رک تو نہیں سکتا لیکن ایک بات شین کو کیگان ایک خط لکھ کر بھیج رہا ہے۔ ایسے شخص سے کسی سہیلی کی توقع عبث ہے۔۔۔“
”میں اپنا نفاذ کرنا چاہتی ہوں۔“ ڈرمینا نے کہا۔ ”تم کیوں بکڑ کر رہے ہو؟“

”تو جوا پھر۔۔۔ خدا حافظ۔“ شین نے غصے سے کہا۔ ”بکڑ کوئی ٹوٹ پھوٹ ہوگی تو زندگی بھر کے لئے ماکہ ہو جاؤ گی۔“

ڈرمینا ہاتھ لہراتی ہوئی ابہر نکلی۔ کیگان کی کار صدر دروازے کے سامنے ہی کھڑی تھی۔ ڈرمینا کو لگے کہ کیگان اس نے دروازہ کھول دیا اور وہ بے دھڑک اندر بیٹھ گئی۔

”شوگیاگان ڈرمینا نے کہا۔ اگر تم غصے مجھے سزا دے گا کہ ساتھ لیانا چاہتے ہو تو بہتر ہے کہ اپنے کھیلے پر نظر ڈال کر میں اپنا دفاع کرنا فرما چاہتی ہوں۔ اس کے علاوہ کلب کے ڈیڑھ دہن ملازم اس بات سے آگاہ ہیں کہ میں تمہارے ساتھ جا رہی ہوں۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تمہیں پولیس کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اور اب جتنا تم نے میرے لئے کوئے کام کا انتظام کیا ہے؟“
”میری کوئی بات تمہیں کچھ اچھے طریقے نہیں جانتیں۔“ کیگان پر شوق نظروں سے اس کے بدلے ہوئے چلیے کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔ ”سب سے زبردستی بات کہ تم نے میری تنگ کی ہے۔ سب سے زبردستی دیکھا کہ میں میں قول کا پتہ لگاؤ گی ہوں۔ جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔“

پھر اس نے پچھلی سیٹ سے اپنا بریت کیس اٹھا کر کھٹکھٹوں پر رکھا اور اس کا ٹھکانا کھولتے ہوئے کہا۔

”دیکھو۔“

برلیٹ کیس کے اندر چپاں چپاں ڈالر کے نوٹوں کی گڈیاں تھیں۔

ہوئی تھیں۔ اور نیا آنکھیں بچھا کر اس خطیر تم کو کچھ نہ لگی جو اس کی بے شمار
تہنوں اور انگلیوں کو عملی جامہ پہنا سکتی تھی۔

”یہ تم چند دہائیوں کے اندر بہت سی ملکیت بن چکی ہے بشرطیکہ
تم ... و نشاۃ خاموش ہو گیا ہو لانا۔ میرا خیال ہے کہ بکثرت چیت کے
لئے یہ جگہ مناسب نہیں؟“

”اُس نے بریت کیا میں نہ کر لیا اور کار ساحل کے قریب ایک
تارک متاع پر بیٹھا کر کھڑی کر دی۔

”یہ جگہ ٹھیک ہے۔ کیگان نے انہیں بند کرتے ہوئے کہا
”پہلے تو یہ تیار رہتا ہے ٹیکسٹ فریڈ لوس کا کیا حال ہے؟“

”اوہ فریڈی؟ ... خیر سرت ہے۔ لیکن تمہیں اس کے
بارے میں کیسے پتہ چلا؟“

”سنو نے ہی؟“ کیگان نے بازو دائیں پس میں کہا میں ہمارے
سپر وکس کا کرنا چاہتا ہوں وہ فریڈ کے تھان کے لینڈنگ میں ہو سکتا؟“

”کام تیار، فریڈی کو رضی کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔
ڈرینا بولی: ”تو کیسے وہاں ہر کام کر لوں گی؟“

”یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ فریڈ ہیرس، اسٹیکم میں کام کرتے
کیگان نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ”آجکل اس کی ڈیوٹی کیا ایسے مریض
کے ساتھ ہے جو ہمارے لئے نہایت اہم ہے۔“

”کیا تم اُس مریض کو نہ کھینچنا چاہتے ہو؟“
”نہیں۔ میں اسے غور کرنا چاہتا ہوں۔“

”ہیں۔“ ڈرینا نے حیرت سے پوچھا: ”یہ تو بہت آسان
کا ہے۔“

”اتنا آسان بھی نہیں۔“ کیگان بولا: ”ہام نامکن بھی نہیں،
کام مکمل ہوتے ہی دس ہزار ڈالر سے بھرا ہوا بریٹنکس تمہارے حوالے
کر دیا جائے گا؟“

”اُس مریض کا نام کیا ہے؟“
”پال فلائیٹر ...“



ٹھیک نو بجے فریڈی نے اسی کھڑا مارکر سوک مکان کے
سامنے روکی اور ڈیالوں میں کھو یا ہوا اپنے خست حال ٹیلیٹ میں داخل ہوا۔

وہ سیکشنڈ شفٹ میں کام کرتا تھا اور رات کے آٹھ بجے چھٹی کرنا تھا۔ کمرے میں
داخل ہو کر جب اس نے سبھی جلائی تو ڈرینا بستر سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ وہ

غلابی مہول دریا کو گھر میں موجود کار کو جگایا۔
”اوہ، ڈرینا تم نے مجھے ڈراما دیا تھا آج تم کلب نہیں گئیں؟“

”کچھ مونیٹ نہیں تھا، ڈرینا اگر کوئی لیتے ہوئے بولی۔ تم جلدی
جاسوی ڈیپٹ ۴۳ نومبر ۱۹۵۷ء

سے منہ دانتہ دھولو، مجھے بہت سخت ہچک لگت ہی ہے۔“

فریڈ کو ڈرینا کی باتوں میں کچھ سیان سامعوس ہوا۔ وہ اس غیر
معمولی تبدیلی پر حیران ہوا جو اس نے اس میں گھس گیا۔ جب واپس آیا تو میز

پر الزام واقف کھانے دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ کلب سسٹم راج، ٹیٹا ہوا گوشت
پھلی کے ٹکس ایک اسکاچ کی بوتل اور دیگر نعمتیں میز پر سی ہوئی تھیں۔

”کیا آج کوئی بنگ لٹا ...؟“ اُس نے تجزیہ لکھنے لکھنے کہا۔
”جلدی سے آجاؤ میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتی۔“

بھر دوڑ لکھانے میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیکھ کر ادرار دھر کی
باتیں ہوتی رہیں۔ پھر ڈرینا نے کہا۔

”فریڈی میرا خیال ہے کہ اب میں شادی کر لینی چاہیے؟“
”کیا۔؟“ فریڈ کے دانت میں بکڑا ہوا سسٹم پلٹ میں گر گیا۔

”لیکن شادی کے اخراجات ...“
”ڈرینا اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

”میں سوچ رہی ہوں کہ وائس جی کے مقابل جو چھوٹا سا
رہے تو اس سے وہ خرید لیا جاسکتے۔“

فریڈ نے کھانے سے اتر کر رک لئے اور منہ پونچھتا ہوا کھڑا ہوا
اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی جا رہی تھیں۔

”اگر تم سی ڈمار سے انکمٹات کرتی رہیں تو میں عنقریب
پاکل ہو جاؤں گا۔“

”بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ جاؤ۔ ڈرینا بولی: ”میں تمہیں شروع سے
ساری بات سناتی ہوں۔“

پھر اُس نے کیگان سے ملاقات اور اس کی پیشکش کا نام حال
بلے کم و کاست فریڈ کو کھڑا کیا۔ کچھ دیر کے لئے کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔

”بہت مشکل۔ بہت مشکل۔ بالآخر فریڈ نے ہاتھ دوسے
بولانا: ”اس پاکل خانے میں زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اس کی
عمارت نیچے پیراڈرائز کے انتہائی بائیں حصے میں واقع ہے۔ رتبہ تقریباً تین اکر

ہے۔ چاروں طرف مضبوط اور بلند والا فیصل بنی ہوئی ہے جس کی چھانڈنا
تقریباً ناممکن ہے۔“

صدر دروازے کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا ہے جس
کے اندر ہر وقت ایک چوکیدار موجود رہتا ہے۔ علاوہ ازیں مریضوں کے

کمرے ہمیشہ مقل کے جالتے ہیں۔ کمرٹیوں میں لوہے کی مضبوط سلاخیں
لگا دی گئی ہیں۔ صبح منوں میں ایک تید خازن ہے۔ فی الوقت وہاں

ایک سو بائیس مریض ہیں جو تمام کے تمام نہایت اہم لوگ ہیں کسی مریض
کو وہاں سے اخراج کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔“

”جیسی تو دس ہزار ڈالر معاوضہ ملے گی۔“ فریڈ نے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ کم یہ کام کر لیں گے۔ پھر کم والے سچے والے سچے اور خیریں گے اور زندگی بھر سچیں کریں گے۔ وہ نہ تو کم شادی کر سکیں گے اور نہ ہی ہمیں زندگی کی خوشیاں نصیب ہوں گی۔ میں کلب کی نوکری کرتے کرتے بڑھی ہو جاؤں گی، اور تم اپنا کلب خالص کی نوکری کرتے کرتے خود بھی پکھل ہو جاؤ گے۔“ قید سے وقف کے بعد اس نے مزید کہا: ”یاد رکھو اگر تم نے میری ہر موافقت کھو دیا تو مجھے یہ حاصل نہیں کر سکو گے۔ میرے پاس امیدواروں کی کمی نہیں اگر میں چاہوں تو آج ہی کسی مریض مریض ناز سے شادی کر سکتی ہوں۔“ یہ بات سن کر فریڈ کا کیچو کٹ کر رہ گیا۔ وہ تھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”کرنا میں تمہیں بھی نہیں کھو سکتا۔ تمہا سے بغیر میں مردہ نہیں رہ سکوں گا۔ تمہاری خوشنودی کی خاطر میں ہر کام کرنے کو تیار ہوں۔ برو مجھے کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے؟“

یہ سن کر فریڈ نے اطمینان کا سانس لیا۔ فریڈ کی انارک نے کامیابی کی بہت قریب کرنا تھا۔ جوش سرست کی وجہ سے وہ تھیل کر کھڑی ہو گئی۔ اور فریڈ کا منہ چوم لیا۔ پھر سمیڑا اٹھا کر کیگان کا نابزرال کر لے گئی۔

✽

جوانتن، لابیٹر سیرتوران کے پراسیوٹ کے میں بیٹھا کافی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ ساحل پر بنا ہوا پھوٹا سا سیرتوران غصیل ملاقات کے لئے انتہائی موزوں جگہ تھی۔ دن کے وقت یہ باطل خالی پڑا رہتا تھا۔ کافی ختم کرنے کے بعد جوانتن نے سیرتوران کا کھانا کھا لیا۔ کتنا وہ کھانے سے سمندر کا نظارہ کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد سبک اور کیگان نے وہاں پہنچ گئے۔

”کہو اکابر پورٹ لائے ہو؟“ جوانتن نے پوچھا۔
”پورٹ باطل سٹی ٹینشن ہے۔“ سبک جواب دیا: ”نہا ٹھیک کیا ہے۔“
”بچہ جلی سے رہا ہوئی تھی، ہم جلی کے گریٹ پر ہی اس کے منتظر تھے۔“ اُسے انوا کے میں سے ہمیں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ ہم نے خود کو پولیس کے سٹیشن ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اُسے ہیڈ کوارٹر طلب کیا گیا ہے۔ پہلے تو وہ کچھ بھیجائی پھر سڑک نقلی شافتی کارڈ کھانہ کوئی سے ہماری کالیں بھیجی گئی۔ دوسری رہا ہونے والی (اکیوں نے ہماری ملوث کوئی خاص تو تمہیں دی۔ غالباً وہ یہی سمجھی ہوں گی کہ ہم اس کے دستوں میں سے ہیں۔ اور اُسے لینے کے لئے آئے ہیں؟“

”بہت خوب“ جوانتن نے سر ملاتے ہوئے کہا: ”امید ہے کہ تم نے اسے مقعرہ پر پہنچا دیا ہوگا۔“

”جی ہاں۔“ سبک جواب دیا: ”راستے میں اس نے خطرے کی بو سونجھ لی اور ہنگامہ کرنے کی کوششیں کی لہذا ہمیں اس کے اہدہ پر باندھنے پڑے۔ آپ کی ہدایت کے مطابق اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی؟“

”اس لڑکی کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔“ جوانتن نے کہا۔
”اس سے ہم بہت کام لےنا چاہتے ہیں۔ اس کی صحت اور سلامتی کی نگرانی اس پر قائم رہتی ہے۔“ پھر وہ کیگان کی طرف ٹھٹھکتے ہوئے بولا: ”اور تم کیا فرمائے ہو؟“

”فریڈ کی اس کی نگاہ میں اتنا دلچسپی تھا کہ کیا ہے۔“ کیگان نے جواب دیا: ”تفصیلی پروگرام طے کرنے کے لئے فریڈ کچھ دیر کے اندر یہاں پہنچنے والا ہے۔“

”اکار کرنا کے بارے میں یاد ہے؟“ جوانتن نے پوچھا۔
”بالکل یاد ہے۔“ کیگان نے جواب دیا: ”کل تین تا بیس ہے۔“

یہ ٹھیک اس طرح والٹر کرنا کے لئے پہنچ جانے کا تھا۔
چند لمحوں کے لئے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ جوانتن سیکر کوڑا بھکیوں میں کھانا ہوا کچھ سوچنے لگا۔ اسے میں دروازے پر ہلکی دھمک کی آواز سنائی دی۔ سبک ٹھٹھکتے سے اپنا آلٹو سیکس پٹوں بچال لیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ کیگان نے بھی پسپوٹ لیا اور دروازے کے قریب دیوار سے گپ کھڑا ہو گیا۔ جوانتن دونوں کی تیزی سے بہت متاثر ہوا پھر دروازہ کھلا اور فریڈ لیس باؤنڈر اندر میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ سبک اور کیگان نے اپنے پسپوٹ کی جبب میں رکھ لئے اور دروازہ بند کر لیا۔ فریڈ، جوانتن کے سامنے کھڑی ہوئی کسی پر مٹی لیا۔ کمرے کی نیم اداری میں وہ جوانتن کا چہرہ اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا تھا۔
”میں نے سنا ہے کہ پال نالیٹر کی دیکھ بھال تمہارے پر ہے؟“
جوانتن نے نرم لہجے میں کہا: ”اور تم نے یہ بھی سنا ہے کہ میں پال نالیٹر کو اغوا کرنا چاہتا ہوں؟“

فریڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جوانتن نے مزید کہا۔
”ہم تمہا سے تعاون کے بغیر یہ کام نہیں کر سکتے۔ بہر حال اگر تمہاری مدد سے ہم نالیٹر کو اغوا کر کے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں اس بڑے ڈارو کا وعدہ اچھا ہے گا۔ اور ہم آج رات ہی اس منصوبے پر عمل درآمد کا ارادہ رکھتے ہیں۔“
”مجھے امید ہے کہ تمہیں یہ شرائط منظور ہوں گی؟“
”منظور میں۔“ فریڈ نے جواب دیا۔

”لہذا اب ہم فوراً کا تفصیلی منصوبہ ترتیب دے لیتے ہیں۔“
جوانتن نے کہا: ”پھر اس کے لیے میں اسلیم کا نقشہ جیسے نکال کر میڈیٹر بھیلاؤ اور بیٹوں کا منصوبہ کی تفصیل بھیجنا لے گا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی تفصیلی گت گت کے بعد منصوبہ کی آخری شکل دے دی گئی۔ پھر فریڈ رخصت ہو گیا۔ جوانتن بھی کھڑا ہو گیا۔ اور سبک کے بولا۔

”ہم اسے منصوبہ کے دوران کوئی کردار سنبھال نہیں سکتا چاہیے جو بہی نالیٹر غائب ہوا اور اسے ملک میں بھگا کر پراپا ہو جائے گا۔“

فی الغد والیت لی آئی کہ یہ سرور کیا جا چکا۔ یہ شخص فریڈیقا حواس باختہ ہو جائے گا اور سارا راز اگلے دن اس لئے فاریڈی کو انکار کرنے کے ساتھ ہی اس کا تمام کرینالا زید ہے۔ کیا سمجھے؟

”بہتر ہے جانب۔ سلکسٹے جو اپنے۔“

”اور دینا کے لئے میں کیا خیال ہے؟“ جتنا حق نے پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ دو دنوں کا ایک ساتھ ہی حساب مبیعت کر دینا چاہیے۔ کیونکہ ان کے ہاں دو دنوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں۔ آگے جہاں میں پہنچتے ہی شادی کر لیں گے۔“

”وہی کٹھن جو جتنا حق کیونکہ کانکھا صاحبہ پر کر لیا۔ ان دونوں کا بل ہی بنارینا۔“

✽

ہیرسون اسٹیم گسٹ انڈسٹری میں ڈوبا ہوا تھا۔ رات کے دو بجکر میں منٹ ہونے لگے۔ چونکہ صدر دروازے سے ملحقہ کمرے میں بستر پر پڑا خڑائے لے رہا تھا۔

سلک اور کیونکہ نے اپنی کار صدر دروازے سے کچھ فاصلے پر دوڑا رکے ساتھ کھڑی کر دی۔ اور رات کو بے پاؤں دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ کیونکہ نے جیسے آگے بڑھنے کا سامان نکالا اور دوڑا منٹ کے اندر آگے بڑھ کر فاصلے میں سلک کی طرف بڑھنے لگا۔

پھر وہ چھپتے چھپاتے عمارت کے کمرے میں دروازے پر پہنچ گئے۔ یہاں پر کیونکہ کو ایک اور ناگہان پڑا۔ راہداری میں سنسن پڑی تھی اندر دم دشمنی کے لب لباب تھے۔ دو دنوں نے احتیاط کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔ اور پہلی منزل کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

سیڑھیاں کے اختتام پر ان کی نظر فریڈیوس پڑی جو ایک تاریک گوشے میں کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کی پیشانی پسینے سے تر تھی اور آنکھوں میں خوف جھلک رہا تھا۔ سلکسٹے قریب جا کر سرگوشی میں پوچھا۔

”سب ٹھیک ہے؟“

فریڈی نے انہیں میں سر ملادیا۔

”خواب آور کی کھلا دی تھی؟“

فریڈی نے بھرپور اشارت میں سر ملادیا۔ اس کا حق کو بوجھ خوف خشک ہو رہا تھا اور وہ کوشش کے باوجود منہ سے نہ بول سکا۔

”کمرہ کدھر ہے؟“

فریڈی نے ہاتھ سے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ اور دونوں کی رہنمائی کرتا ہوا دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ دروازے میں چابی لگاتے ہوئے اس کے ہاتھ کا ہنپ ہے تھ۔ دروازہ کھول کر تینوں اندر داخل ہو گئے۔ کمرے میں پڑے ہوئے بستر پر ایک شخص سو رہا تھا۔ ایک طرف دریا گیر الماری

اور شیشے کا ایک نظر آ رہا تھا۔

”یہی ہے؟“ سلکسٹے پوچھا۔

”ہاں.....“ فریڈی مٹول پر زبان پھینا اور بولا۔

”اس کے کپڑے؟“

فریڈی نے آگے بڑھ کر الماری کھولی اور اندر سے ٹراپیکل سوٹ، چند قمیضیں، جرابیں اور دوسرے وغیرہ نکال کر بستر پر کھدیے۔ سلک نے ان تمام کپڑوں کو چادر کے اندر باندھ لیا اور مٹی خیر نظروں سے کیونکہ کی طرف دیکھا۔ کیونکہ اس وقت فریڈی کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے تیلوں کی کھچلی جیسے ایک آہنی دستہ نکالا اور خچوں کے بل کپڑے کو بڑی قوت سے فریڈی کے سر پر چٹ لگائی۔ فریڈی کا سر پھٹ گیا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ قریب دریا پر خون سے مٹھن ہوئی۔ کیونکہ نے خون کو دور سے کو فریڈی کے سفید کوٹ سے پونچھ کر حبیب پر رکھ لیا۔ پھر ایک کرسی اٹھا کر اس کی ٹانگ ٹوڑی اور اُسے فریڈی کی خون کو کھڑکی سے رگڑ کر ایک طرف پھینک دیا۔

اس شان میں سلکسٹے فاریڈی کو چادر میں لپیٹ کر کندھے پر اٹھایا چند منٹوں کے اندر وہ صدر دروازے سے باہر نکل گئے۔ فاریڈی زشت اور گولی کی وجہ سے بالکل سپریش پڑا تھا۔ سلکسٹے اسے کار کی کھچلی سیٹ پر اٹھا کر بیلٹ باندھ لیا۔ اور پھر اگلی سیٹ پر بیٹھا اور بولا۔

”مجھے تم کو گولی کے قریب آکر دینا۔ کار ڈرینا کو بھی اوپر پہنچا دیا جائے۔“

کیونکہ نے گاڑی اشارت کر دی اور رستی کھڑکی کی طرف دیکھا اور بولا۔

”تین بجنے والے میں ڈرینا چھٹی کرنے والی ہوگی۔“

تقریباً پندرہ منٹ کے اندر ان کی کار کو گولی کے قریب کچھ فاصلے پر رکھ گئی۔ سلک دروازہ کھلا کر باہر آیا، اور کیونکہ نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ سلک ٹھہرا ہوا سیٹ کے قریب کھڑی کاروں کے منبر دیکھنے لگا۔ ڈرینا کی کار تلاش کرنے میں اسے زیادہ وقت پیش نہیں آئی۔ وہ کار کی اوٹ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

تین بج کر منٹ پڑو دینا پانچس پلائی ہوئی کلب سے باہر نکل۔ آج وہ ضرورت سے زیادہ خوش تھی۔ اس نے کلب سے تیار ہو کر کوہ پاتھا کلب میں اس کی آخری رات ہے۔ کل سے وہ اپنا کارڈ بائزر شروع کر رہی ہے۔ اُسے یقین تھا کہ اب تک پال فاریڈی کو انوار کیا جا چکا ہوگا، اور فریڈی دس ہزار ڈالر کے ساتھ اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔

وہ کولے شکایتی ہوئی کار کے قریب پہنچ کر رک گئی پھر وہی اس نے دروازے میں چابی لگانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا۔ سلکسٹے ایک کر اس کے ٹخنوں کو جکڑ لیا۔ تہی اس کے اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلتی سلک

ٹانگ پر انکھ بول کے نشانات نہیں ملے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے استعمال کرنے والے شخص نے رستے پہن رکھے تھے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ نالیٹر کے پاس رستے کے بنیں تھے تیسری بات یہ ہے کہ اسٹیم کے چکر دار نے رات گئے کسی کار کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی۔ چوتھی بات یہ ہے کہ فریڈ لوئس ٹورینا فریخ نامی ایک رفاہیہ سے صحبت کرتا تھا۔ یہ راکو گوگوب میں ملازم تھی۔ واردات کی رات اس راکو نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا کہ وہ کل سے کام نہیں لگے گی، کیونکہ وہ بہت جلد ایک سیٹروان خریدنے والی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ سٹیکل سیٹروان کے مالک نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ٹورینا نے سلسلہ ہزاروں اس میں اس کا سیٹروان خریدنے کی بات کہی کر لی تھی۔ چھٹی بات یہ ہے کہ ٹورینا پر اسرار حالات میں ہلاک ہو گئی، ظاہر اس کی موت اتفاقی حادثے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے، لیکن حقائق اس بات کی تصدیق نہیں کرتے۔ ان تمام اوقاف سے نتیجہ نکلتا ہے کہ نالیٹر کو بیرونی ادارہ پہنچائی گئی ہے، لیکن میں یہ بار بار کہنے کی کوششیں کرتی ہوں کہ وہ اپنے آپ بھاگ نکلا ہے۔ ولیمز کا بیان ختم ہونے کے بعد چند لمحوں تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ دوسری طرف جو اصناف اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا یہ تمام گفتگو سن رہا تھا اور ساتھ ساتھ اُسے بھی کچھ پرانا جا رہا تھا۔

کچھ دیر کے بعد حریف اردن نے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔
 ”اس بات میں کوئی شبہ نہیں کیا جاں نالیٹر اس صدی کے بہترین سائنسدانوں میں سے ایک ہے، لہذا کوئی بعید نہیں کہ اس کے فرار یا غور میں کسی بیرونی طاقت کا ہاتھ ہو۔“

اس کے بعد شخص نے اسی بارسی اپنی رائے کا اظہار کیا اور یہ بات متعقہ طریق پر طے ہو گئی کہ نالیٹر بیرونی مڈکے ساتھ غور کیا گیا ہے، ہونڈیہ اعلان جاری تھا کہ ہمیں اسٹیم کا انچارج ڈاکٹر سکس برٹ بھی دیاں پہنچ گیا۔ کیپٹن ٹیلر نے ڈاکٹر کا حاضرین سے تعارف کرایا اور پھر بیٹھنے کے لئے کسی پیش کی۔

”ڈاکٹر پچھلے چند روز کے دوران نالیٹر کی عمومی کیفیت کیسی تھی؟“ چیف مارڈن نے پوچھا۔ اس کے حوالے میں تشدد یا جھنڈا علامت تو نہیں تھی؟“

”نالیٹر ایک پرسکون اور خاموش طبع شخص تھا، ڈاکٹر نے جواب دیا۔ اس نے کبھی ہنگامہ و جھوم نہیں کیا۔ وہ انتہائی کم شخص تھا۔ غالباً اس آناٹا بل برداشت ذہنی حد سے کاثر تھا جو اس کی بیسی سے اُسے پہنچا تھا۔“

”کیا کپال خانے سے باہر کسی اس کی کیفیت پر قرار ہے؟“
 ”ہرگز نہیں،“ ڈاکٹر نے یقیناً لیجھ میں کہا۔ ”ہاں پر میں آپ صاحبان کو یہ بات بتاؤں کہ نالیٹر کی ذہنی کیفیت

کسی خفہ یا تشویش نفاش کی انداز ہے جو کسی لمحے پھٹ سکتا ہے۔ میں یہ بات پوسے یقین اور ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ آؤدی ملتے ہی وہ سسکے پہلے اپنی بیوی کو تلاش کرنے کا اور اگر وہ اس کے ہاتھ لگ گئی تو پیش نفاش ایک لحظہ پھٹ جائے گا اور پھر خدا ہی بہتر جانے اس کی بیوی کا کیا مشورہ۔ یہ سختی چیف اردن تیزی کے کیپٹن ٹیلر کی طرف نظر اور بولوا۔
 ”کیا تم ستر نالیٹر کی رائے کا اسے واقف ہو؟“

”ہاں۔ وہ سی ڈیوینو پر ایک کڑے کے جھگڑیں رہتی ہے۔“

”فرار اپنے دو آدمیوں کو پھینک کر نالیٹر کی نگرانی پر مامور کر دو۔“

ٹیلر ہلہ کو لڑخون کرنے لگا۔ عقور ٹی دیر کے بعد چیف اردن نے مینٹنگ ختم کرتے ہوئے کہا۔

”پرس کو نالیٹر کے فرار کی خبر جاری کر دی جائے۔ لیکن یہ نہ بتایا جائے کہ اس کے فرار میں کوئی بیرونی ہاتھ کا فرما ہے اور فریڈ لوئس کی موت کی خبر کوئی اعلان نہ کیا جائے۔“

اس کے بعد مینٹنگ برخواست ہو گئی۔ دوسری طرف جو اصناف نے بھی ٹیپ لکڑا کر بند کر دیا۔ اور ٹیپ آؤر محفوظ جگہ پر رکھ دی۔

✽

شام کو یہ خبر عام ہو گئی کہ امریکہ کا بہترین راکٹ سرج سائنسدان ہال نالیٹر، جو دماغی عارضے کے سبب ایک خصوصی سینی ٹوریم میں داخل تھا، اچانک فرار ہو گیا ہے۔ مقامی اخبارات نے شہر مریضوں کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا۔ روزنامہ پیرڈائز ہیرالڈ نے فوری طور پر ایک خصوصی ایڈیشن شائع کر دیا۔

ٹیلیوژن اور ریڈیو پر آتا دیر پر ڈرامہ دکھ کر یہ خبر سنائی گئی۔ ٹیلیوژن پر ہال نالیٹر کی تصویر بھی دکھائی گئی اور عام کو متنبہ کیا گیا کہ اس کی کیفیت انتہائی خطرناک ہے اس لئے کوئی شخص اس کے قریب نہ جائے اور اسے دیکھنے کی فون نہ کرے، پر پلسن کو مطلع کرے۔

پرسن کو اطلاع دیا کہ اس کا کام سہیلین کے سپرد کر دیا گیا جس نے فی الفور سٹی ہال میں اپنا عوامی دفتر قائم کر لیا۔

جو اصناف اپنے کمرے میں بیٹھا حکام کی تمام کارروائیوں سے آگاہی حاصل کر رہا تھا۔ لیکن اگلے روز شام کے وقت ہوٹل کی ایک ملازم نے صفائی کے دوران مین کے نیچے لگا ہوا ماسکرو فون دیکھا یا اور چیف مارڈن کو مطلع کر دیا۔

جو اصناف نے چیف مارڈن اور ملازم کی گفتگو سنی لی وہ گھبرا دیا کہ ہوٹل کی تلاش کی جائے گی اور اس کا پکارا جانا یقینی ہے پس اس نے اپنی سکرٹری کو ساری بات سمجھا دی اور ٹیپ دیکھا ڈیڑھ بجے ہوسچہ اسے فوراً وہاں سے نکل جانے کو کہا۔ سکرٹری نے لباس تبدیل کیا،

ٹیپ دیکھا اور اپنے سوٹ کس میں بند کیا اور مردوس لغت کے ذریعہ نیچے اُنکر چوٹوں سے رخصت ہو گئی۔

جونا تھن نے سوچا کہ اب اسے بہت زیادہ محتاط ہونا پڑے گا۔ بکلاس نے کچھ عرصے تک خاموش رہنے میں ہی عاقبت سمجھی لیکن اگلے ہی روز اُسے ہرن کی طرف سے ٹیلی گرام موصول ہوا جس میں کام تیز کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ جونا تھن خاصی الجھن میں پھنس گیا۔ وہ کچھ روز تک اس خفیہ اُفتار سے ردی رہنا چاہتا تھا جہاں فارلٹر کو رکھا گیا تھا۔ تاہم ہرن کا مارنے کے بعد اس نے رات کو دل جانے کا پرگرام بنایا۔

رات کے ٹھیک گیارہ بجے وہ زبردست خطرہ مول لے کر خفیہ اُفتار سے نکلا۔ اُسے بھڑاس لے کر کی روشنیاں بند کر کے جس کی وجہ سے رات بامی کم گئی تھی۔

وہ ایک ویران علاقہ تھا۔ قرب و جوار میں خشک پہاڑیاں، نازک انداز میں سر اٹھانے لگی تھیں۔ غار کے دہانے کے آس پاس بے شمار تھارٹیاں اُٹکی ہوئی تھیں۔ جونا تھن نے اپنی گاڑی تھارٹیوں کی اوٹ میں کھڑی کر دی اور بیل کی غائے کے خفیہ راستے کی طرف چلا پڑا۔ دروازے کی اندرونی جانب سلگ اور دو مسلح محافظ موجود تھے۔ سلگ نے آواز دیکھ کر اُس کا استقبال کیا۔ پھر دونوں اندرونی حصے کی طرف چل پڑے۔ اندر نہایت کشادہ کمرے بنے ہوئے تھے۔ جن میں ٹیلی ویژن لمپ ویشن تھے۔ بڑھوہوا کا بھی انتظام تھا۔

جونا تھن سیدھا ڈاکٹر کنزے کے کمرے میں گیا اور اُس سے فارلٹر کی حالت کے بارے میں پوچھا۔ ڈاکٹر کنزے نے رپورٹ امید افزا نہیں تھی۔ جونا تھن نے اسے آپریشن کا مشورہ دیا۔ لیکن ڈاکٹر نے اسے بھی ناقابل عمل قرار دے دیا۔ اس کے خیال میں فارلٹر کو علاج سے زیادہ تبدیلی ماحول کی ضرورت تھی۔

”تبدیلی ماحول سے تمہاری کیا مراد ہے؟“ جونا تھن نے پوچھا۔
”در اصل ذہنی صدمے کے باعث فارلٹر کا دماغ ذہنی طور پر آؤٹ ہو گیا تھا۔ ایک طرح کا تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ بغض و غضب کی کیفیت ایک پرے کے کائنات کے دانے کے ساتھ حال ہو چکی تھی۔ اگر اسے اس وقت اپنا عقدہ نکالنے کا موقع دیا جائے گا تو یہ پرہمچٹا جائے گا اور دماغ کی کیفیت نارمل ہو جائے گی۔ اس پر مشورہ یہ ہے کہ دو سال کی تبدیلی تہائی نے یہ پردہ اوجھل دیکر دیا۔ اس پر اسے کو چاک کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے ذہن میں پرانی یادیں تازہ کی جائیں۔ وہ ماحول میں آیا جائے جس کا پسینہ اور جانا چھوٹا ہے۔ یہ بات سن کر جونا تھن کو اچانک نونا کا خیال آ گیا۔ اس نے فوراً کہا۔

”ڈاکٹر میرے پاس ایک ایسی لڑکی ہے جو فارلٹر کے ساتھ خصوصی

معاوضہ کی حیثیت سے کام کر چکی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ فارلٹر اس لڑکی کو بہت پسند کرتا تھا۔ بلکہ ایک افواہ یہ بھی سی تھی کہ وہ نونا سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ تاہم بعد میں اُس نے بعض وجوہات کی بنا پر اس سے شادی کر لی۔ کیا یہ لڑکی فارلٹر کی ذہنی کیفیت کو نارمل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے؟“
”جتنی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ امکان موجود ہے۔“
جونا تھن نے خیال کیا کہ غالباً ڈاکٹر کنزے کو معاملے کی نزاکت کا احساس نہیں اس لئے اُس نے دوسرے تہی سے کہا۔

”ڈاکٹر میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا منصوبہ انتہائی اہم ہے اسے ناکام نہیں ہونا چاہیے۔ اگر فارلٹر کی حالت نارمل نہ ہو تو قریب ہزار سال کی عمر کی کئی مناسبت نہیں ملے سکیں گے۔“
”یہ سننے ہی ڈاکٹر کانگ زرد ہو گیا اُس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔“
”میں اپنی بات بھرپور شش کر دینا چاہتا ہوں اس لڑکی سے ملاؤں جو فارلٹر کی خصوصی معاوضہ کر چکی ہے۔“

جونا تھن نے سلگ کو مخاطب کر کے کہا۔
”نونا کو فوراً ڈاکٹر کنزے کے پاس بھیج دو۔“
”یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ سلگ بھی اُس کے ساتھ ہی چلا گیا۔ چند منٹوں کے بعد سلگ ایک لڑکی کا بازو دیکھنے ہوئے ڈاکٹر کے کمرے میں داخل ہوا۔ لڑکی کی آنکھیں مچھلی ہوئی، بال کھسکے ہوئے چہرے کا رنگ اُترا ہوا اور لباس کی حالت نہایت خستہ و خراب تھی۔ سلگ نے ڈاکٹر کے سامنے کھڑی ہوئی کرسی پر ٹھکرایا اور خود باہر چلا گیا۔
”میں نونا ڈاکٹر نے نہایت لہجے میں اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔“
”جس احساس ہے کہ تمہیں اس مقام پر انتہائی بُرے حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔“

”تم کون ہو؟“ نونا بھڑائی ہوئی آواز میں بولی۔
”مرد وہ نہیں، اچھے اپنا دوست سمجھو۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ پھر اُس نے ایک پُرے پر عبات لگھ کر اس کے سامنے کر دی۔
”میری پیشکش بھی تمہارے صبی ہے اس کمرے میں آکر دو دن لگے ہوئے ہیں کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرنا۔ تعاون کرتی رہو۔ کوئی نہ کوئی صورت فرار کی نکل ہی آئے گی۔“
”پھر اُس نے کانڈھیڈا دیا اور دنجی آواز سے کہا۔
”میں نے سنا ہے کہ کسی زمانے میں تم پال فارلٹر کے ساتھ کام کرتی رہی ہو۔ اور تمہیں معلوم ہو گا کہ آجکل وہ دائمی علاج میں مبتلا ہے۔ میں اُس کا علاج کرنا چاہتا ہوں اور اسے روکنا چاہتا ہوں کہ اسے لئے مجھے تمہارا تعاون کی ضرورت ہے۔“

”میں تیار ہوں۔“ تو نابولے سے بولی۔
 ”تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ بال نالیٹر نے ایک حیرت انگیز
 دھات ایجاد کی ہے۔ ڈاکٹر کزنے نے مزید کہا: ”اس دھات کا نام دلا
 اُس نے خفیہ الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ ہم تمہارے تعاون کے ذریعے ان خفیہ
 الفاظ کا مطلب جاننا چاہتے ہیں۔“
 ”نابولے انھیں بچاؤ کر ڈاکٹر کزنے سے لے لیا۔ اُن کے خیال کا ایک
 شخص یا تو کید نش ہے یا کیشٹوں کے شائبے پر کام کر رہا ہے۔
 ”میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا کیونکہ ڈاکٹر نے اس نے جلد ہی
 کہا: ”نالیٹر کی ایجاد صرف امریکہ کا حق ہے۔ میں اپنے ملک کے ساتھ غداری
 نہیں کر سکتا۔“
 ”خاتون خرم! میں نے کب کہا کہ نالیٹر کی ایجاد پر امریکہ کا
 حق نہیں؟“ ڈاکٹر کزنے بولا: ”میرا مقصد تو نالیٹر کا علاج کرنا ہے۔ نابولے
 کی کوئی خاص اہمیت نہیں۔“
 ”مجھے اس معاملے پر غور کرنا پڑے گا۔“ تو نابولی۔
 ”معاذ نہایت اہم ہے۔“ ڈاکٹر نے آٹھ مارنے ہوئے کہا
 ”عدم تعاون کی بات مت سوچو۔ کیا تم یہ پسند کر دو گی کہ محض تمہاری
 وجہ سے امریکہ ایک ذہن سائنس دان سے محروم رہے۔“ مجھے اسید ہے
 کہ تمہارے تعاون سے نالیٹر کا ذہنی توازن درست ہو جائے گا۔ ورنہ
 نہ صرف تمہاری زندگی کو خطرہ لاحق ہو گا بلکہ نالیٹر بھی ختم ہو جائے گا۔“
 چند لمحوں کے غور و فکر کے بعد نابولے نے تعاون پر آمادگی ظاہر
 کر دی۔ ڈاکٹر کزنے نے اسے سمجھانے ہوئے کہا۔
 ”تم پر اسے اٹھائیں بیٹے کے بعد نالیٹر کے سامنے جاری
 ہو۔ یہ تمہیں دیکھ کر معلوم وہ کیا دراصل ظاہر کرے۔ لیکن تم کوئی اضطرابی
 حرکت نہ کرنا، بلکہ یوں ظاہر کرنا کہ تم حسب معمول لیبارٹری میں اُس کے
 ساتھ کام کر رہے آتی ہو۔ میں ایک کمرے میں لیبارٹری سیٹ کالے کا ارادہ
 رکھتا ہوں۔ تم سفید اور آل پینے اندر داخل ہو گی۔ تمہارے چہرے پر
 مستعدی اور فرمانبرداری کے تاثرات ہوں گے۔ تعجب یا حیرت کی کوئی
 علامت ظاہر نہ کرنا۔ مجھے اسید ہے کہ تمہیں دیکھنے میں اس کی یادداشت
 ایک دم لوٹ آئے گی۔ تم اپنی زندگی کا اہم ترین پارٹ ادا کرنے والی ہو۔
 تمہارا طرزِ گفتگو اور طرزِ عمل اُس کی مرضی کے عین مطابق ہونا چاہیے
 اس کی کسی بات کو کالے کی کوشش نہیں کرنا یہ اشد ضروری ہے۔“



اگلے روز ناشتے سے فارغ ہو کر ڈاکٹر کزنے اور آل پینے پال
 نالیٹر کے سامنے جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ ڈاکٹر کزنے نے اسے مختلف باتیں
 سمجھا رہا تھا۔ جواہر کے چہرے پر خوشی اور آنکھوں میں امید کی کرن چمک رہی

تھی۔ منصوبہ اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو گیا تھا۔ ہر کام بھر خوشی مکمل
 ہونا چاہیہ تھا۔

بالآخر نابولے کو نالیٹر کے کمرے میں داخل کر دیا گیا۔ ہر چند اُس کے
 چہرے پر پیشہ ورانہ مستعدی نظر آرہی تھی تاہم اندر وہ ڈر رہی تھی
 اسے معلوم تھا کہ نالیٹر نے اپنے ایک اسسٹنٹ کو چار مارکر ہلاک کر دیا
 تھا۔ پھر کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہو گیا تھا اور ساتھ دم کا دروازہ
 توڑنا شروع کر دیا تھا۔ اگر پانچ ٹونڈر آدی اس پر قابو نہ پاتے تو یقیناً وہ
 اپنی ہی اسیس کو بھی ہلاک کر دیتا۔

نالیٹر کمرے کے وسط میں ایک آرام کر سی پر بیٹھا تھا۔ گلاس کی
 عمر تقریباً ۳۴ برس کی تھی تاہم بال کی سی قدر سفید ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ
 چہرے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ قریب پینچ کروڑا کے قدم کے گئے مطلق
 خشک ہو گیا۔ نالیٹر نے نظریں اٹھا کر نابولے کی طرف دیکھا۔ تاہم اس کے چہرے پر
 کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔ اس کا چہرہ سپاٹ اور آنکھیں بے کیف تھیں۔ نابولے
 بہت کر کے کہا۔
 ”ہیلو مسٹر نالیٹر... میں نابولے۔“

نالیٹر کی نظریں بدستور اُس کے چہرے پر پڑی تھیں۔ پھر
 نابولے دیکھا کہ اس کے چہرے پر تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ایک منٹ کے بعد
 وہ بھنوں سیکڑ لکچہ سوچا۔ پھر اس کی آنکھیں پھل گئیں۔ ان کے اندر
 غیر معمولی چمک پیدا ہو گئی۔ وہ اشارہ ایک بیچ مار کر کھڑک گیا۔
 ”نابولے! اُس نے زور سے کہا اور نابولے کے دونوں کندھوں
 کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ نابولے سے بڑک کانپ گئی۔ لیکن نہ تو وہ اپنی
 جگہ سے ہلے اور نہ ہی اپنے چہرے سے کوئی اثر ظاہر کیا۔ نالیٹر نے ایک بار
 پھر کہا۔

”نابولے... کیا یہ واقعی تم ہو۔؟“

”یہیں سر...!“

”... لیکن یہ کیوں ایک جگہ ہے؟“ نالیٹر نے چاروں
 طرف دیکھتے ہوئے بولا: ”میں یہاں کیا کرتے ہیں۔ اوہ ڈیر نابولے! یوں معلوم
 ہوتا ہے کہ میں کوئی عجیب گلاب دیکھ رہا تھا۔“

”سر آپ کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی،“ نابولے نے جنت
 کر کے کہا: ”جیت ماروں نے علاج کے لئے آپ کو یہاں بھیج دیا ہے۔ وہ
 چاہتا ہے کہ آپ فارمولے پر کام جاری رکھیں۔“

”فارمولا... کون سا فارمولا؟“

”فارمولا... سہی ایچس۔“

”اوہ! اہل... تو کیا تم نے جیت کو فارمولے کی بابت

بتا دیا؟“

”سہرا، تھاپا ہی پڑا۔ آپ بیاد ہو گئے تھے اور انہوں نے میرا ہاتھیں دم کر دیا تھا؟“

”تو گویا نادر ملا چیف کے تھپے میں ہے؟“

”ہاں، لیکن وہ آپ کے تحریر کردہ غصہ الفاظ کو سمجھنے سے عاجز ہے۔ یہ تنگ فارسیز سسکا دیا۔“

”یہ بہت اچھی بات ہے۔ انہیں جھک مارنے دو میں اب نادر مولوں اور سائنسی تجربوں سے سخت بیزار ہو چکا ہوں۔ مجھے ان باتوں سے بالکل کوئی دلچسپی نہیں۔ اس نے تم کھڑکیوں جو بیٹھنا؟“

”پھر دوڑیں آٹھ سائیکس کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ فارسیز کی آنکھیں خوشی سے جھپک رہی تھیں، اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: ”تم سناؤ۔ آج کل کیا کر رہی ہو؟ اسے ہاں یہ تو بتاؤ ایسی سے بھی ملاقات ہوئی یا نہیں؟ کیا اس نے میرے بارے میں کچھ نہیں پوچھا؟“ دوسری طرف جو شخص اور ڈاکٹر کزنزے نالائقی کاٹھیں میں سن رہے تھے۔ جو شخص کے چہرے پر اپاں مستر نظر آ رہی تھی ڈاکٹر کزنزے نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا:

”کام بن گیا، وہ بالکل ہوش میں آچکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب مجھے بھی اندر جانا چاہیے۔“

جو شخص نے قدرے پس و پیش کے بعد ڈاکٹر کو اندر جانے کا اجازت دیدی۔ فارسیز نواسے اپنی بری میس کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ ”کیا تمہیں حلوم ہے کہ کچھ دن کہاں رہتی ہے۔ میں جا رہا ہوں۔۔۔“

ڈاکٹر کزنزے کو اندر آتے دیکھ کر وہ اکیدم چپ ہو گیا اس کا چہرہ پہلے کی طرح ساٹ ہو گیا۔ ڈاکٹر کزنزے نے تڑپ کر کہا: ”گڈ مارننگ سٹر فارسیز! میرا ڈاکٹر کزنزے ہے میں تہذیبی دیکھ بھال پر مامور ہوں۔ یہ بات خاص خوش کن ہے کہ تم میری کے ساتھ رجسٹر ہو رہے ہو؟“

فارسیز نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یوں حلوم ہوتا تھا کہ اس نے ڈاکٹر کزنزے کی بات بالکل نہیں سنی۔ ایک نادر یہ پردہ اس کے چہرے پر پڑ گیا تھا۔ ڈاکٹر نے نوا کر اشارہ کیا اور وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔

جونہی وہ باہر نکلی جو شخص نے کامیاب ادارہ کاری پر اسے مبارکباد دی۔ اور پھر جیسے اخبار نکال کر اسے پڑھنے کے لیے اس اخبار میں فریڈرکس کے قتل کی خبر چھپی تھی خبر چھڑ کر نوائی آنکھیں حیرت سے پھل گئیں۔ ”دیکھا تم نے فارسیز نے کس بے بسی کے ساتھ فریڈرکس کو قتل کر دیا؟“ جو شخص نے کہا۔ اس واقعے کے بعد فارسیز کی پوزیشن بہت خراب ہو گئی ہے شاید اسے پوری زندگی کسی پوری میں گذرانی پڑے۔“

”لیکن مجھے تو یقین نہیں آتا۔“

”میں تو اب صرف تمہارے یقین کی بات نہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ پولیس اور عوام کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے۔ یہ سمجھ لو کہ امریکہ میں اس کی سوشل زندگی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب اس کے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہمارے ساتھ مل کر کام کرے۔ اگر وہ پسند کرے تو ہمارے ہمسکوپہ بناسکتے ہیں جہاں اس کی زبردست تعظیم و تکریم کی جائے گی۔ تم اس کی یہ اخیار دکھاؤ اور اسے ہمارے ساتھ کام کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کرو۔“

نوائے اشادت میں سر ملایا۔ تاہم وہ دل میں عدم تعاون کا فیصلہ کر چکی تھی۔ جو شخص نے فریڈرکس۔

”تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فارسیز کے کمرے میں ڈاکٹر دون ٹاکر رہ رہے اور ہم یہاں بیٹھے ہوئے تمام گفتگو سنتے رہیں گے۔ اگر تم نے میری مرضی کے خلاف کوئی کام کیا تو تم اس معاملے سے سلامت نہیں باہر نکلی۔“

نوا ایک بار پھر فارسیز کے کمرے میں جا پہنچی۔ ڈاکٹر نے اسے چلا گیا تھا۔ فارسیز آرام کر رہی تھی گہری سوچ میں آگیا تھا۔

”سہرا، زریہ اخبار تو دیکھیں۔“ نوائے اخبار اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

فارسیز نے اخبار کھینچ لیا۔ لڑنا کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر خوشگوار مسکراہٹ آگئی۔

”آؤ، نوا۔ بیٹھ۔۔۔۔“

پھر وہ اخبار دیکھنے لگا۔ دفعتاً اس کا مانتھا شکن آلود ہو گیا صفحہ اول پر اس کی اور فریڈرکس کی تصویر چھپی تھی اور نیچے میری بھی تھی۔ ”امور سائنس دان ہاں فارسیز فرار ہو گیا۔“

”سیدیکل امینٹسٹ کہے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتر دیا۔“

تفصیلی خبر پڑھتے وقت اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے خبر کے نیچے نغمائیں گردش کرنے والے سلی کا پٹروں اور گھگھلاشی لینے والے فوجیوں کی تصویریں بھی دکائی گئیں۔ ایک طرف عوام کو ان الفاظ میں وارننگ دی گئی تھی۔

”ڈاکٹر بال فارسیز پر جنوبی کیفیت طاری ہے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ ڈاکٹر کو دیکھیں تو اس کے قریب نہ جاتیں بلکہ فوراً فون نمبر ۷۷۷ پر رپورٹ کر سکیں۔“

پولیس کو مطلع کریں۔“

خبر پڑھنے کے بعد اس نے اخبار ایک طرف رکھ دیا اور نوائی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

”کیا تمہیں ان سب باتوں پر یقین ہے؟“

”خبر پڑھنے کے بعد یقین کرنا ہی پڑا، زمانے جواب دیا۔ پھر دفعتاً اس کی انگلیاں حرکت میں آگئیں۔ فارسیہ جرت اور لہجہ کے ساتھ اس کی انگلیوں کی طرٹ دیکھنے لگا۔

جن دونوں وہ رکٹ ریسرچ شیشیں پر کام کرتے تھے تو اکثر اوقات لیبارٹری کے اندر مختلف آلات کی آوازیں رینگاؤ گئے کے دوران انہیں اشاروں کی بات کرنے پڑتی تھی۔ دونوں اشاروں کی زبان میں خاصے اہر تھے اور بڑی آسانی کے ساتھ اپنا اپنی اضمحیر اور اس کے تھے۔ پس زمانے انگلیوں کے اشارے سے فارسیہ کرتا تھا۔

”مجھے اس خبر پر بالکل یقین نہیں ہے۔ اس کریمیں انکرونون نصب ہیں۔ اور دوسری طرف ہماری بات سنی جا رہی ہے؟“
فارسیہ لکھنے میں چٹا ہو گیا۔ پھر اس نے اشاروں میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھ گیا۔۔۔ اب تم صرف میری باتوں کا جواب دو۔۔۔ کیا یہ سارا سچ فارمولہ اسلام کرنے کے لئے چلا آگیا ہے؟“
”ہاں“

”یہ لوگ روسیوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔“
”ہاں۔۔۔ کہتے ہیں کہ اسکوئیں ہماری بڑی ادبگت کی جائیگی۔“
”کیا انہوں نے فارمولہ حاصل کر لیا ہے؟“
”ان کی باتوں سے تو میری اندازہ ہو رہا ہے۔“

پھر فارسیہ نے اندازہ سے کہا۔
”میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔ تم کو بھی ہر کہ مجھے یہاں چھپنا تو ان کے علاج کے لئے بھیجا ہے۔ اخبار میں لکھا ہے کہ میں اپنے اپنے ٹیڈلٹ کو قتل کر کے فرار ہو گیا ہوں۔ مجھے تو کچھ یاد نہیں پڑتا۔“

پھر اس نے اشاروں میں کہا۔
”میں کسی ذمہ دار شخص سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“
”فونمے اونچی آواز میں کہا۔“
”اگر تم پسند کر دو تو میں ایک ذمہ دار آدمی سے تمہاری ملاقات کروادوں۔ وہ ہر بات کی رضاقت کر سکتا ہے۔“

”میں فوراً اس شخص سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس دوران تمہارا یہاں موجود رہنا بھی ضروری ہے۔“
”نونا ہر نکل تو جانا حقن کو دروازے پر ہی منتظر پایا۔ وہ اُسے لئے ہوتے اندر آئی۔ پھر دونوں فارسیہ کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
”سی تفرات کے بعد جونا حقن نے کہنا شروع کیا۔“
”میں روسی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں۔ شاید تمہیں یاد ہو کہ تم بعض نئی پریشانیوں کے باعث دماغی مارنے کا

شکار ہو گئے تھے۔ جتنے اپنے ایک سسٹنٹ کو قتل کرنا تھا اور اپنی بیوی کو بھی قتل کرنے والے تھے لیکن لوگوں کی بر وقت مداخلت کے باعث اپنے اروے میں فاسد نہیں ہو سکے۔ حکومت نے تمہیں ایک سینی ٹورم میں داخل کر دیا جہاں تم پر سہاٹیں بیٹھیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ حکومت نے تمہارے علاج کو کوئی وجہ نہیں دی اور تمہیں مدگی کے دن پرے کرنے کے لئے ہائل خانے کی کھڑکی میں بند کر دیا۔

چند روز قبل تم نے اپنے میڈیکل ٹیڈلٹ کو قتل کر دیا اور تم کا تارکی میں پائل خانے سے فرار ہو گئے۔ خوش قسمتی سے میرے ایک کارندے نے تمہیں شوروں پر آوارہ کر دی کرتے دیکھ دیا اور فوراً یہاں لے آیا۔ یہاں پر تم بالکل محفوظ ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہیں روس میں سیاسی پناہ دلا سکا ہوں۔ روسی حکومت تمہاری شاندار زندگی کی۔ اور تمہیں ایسی عزت عطا کرے گی جو تمہیں پہلے کسی نہیں ملی ہوگی۔

مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ کامر کے اندر تہلہ مستقبل ختم ہو چکا ہے۔ تم اخباریں پڑھو کہ پورس تمہیں خطرناک جونی قرار دے چکی ہے۔ عوام کو تمہارے قریب آنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ پورس دن رات تمہاری تلاش میں سرگرداں ہے اگر تم تمہارے ساتھ تاملون کو لے گئے تو صرف تمہارا مستقبل محفوظ ہو جائے گا بلکہ تم عزت کی زندگی بھی گزار سکو گے۔“

”تاملون سے تمہارا کیا مطلب، مسٹر جونا حقن۔“
”فارسیہ نے پوچھا۔“

”جونا حقن نے اپنا ریت کیس کھولا اس میں سے فارمولہ ای کیس کی کاپی نکال کر فارسیہ کے ہاتھ میں تھامادی۔ اور کہا۔“
”یہ وہ فارمولہ ہے جو تم نے تیار کیا ہے۔ میں اس فارمولے کا عمل کر رہا ہوں۔“

فارسیہ چند لمحوں تک فارمولے کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر لولا۔
”میں ایسا تاملون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔“
”مسٹر فارسیہ کیا تم جانتے ہو اس انکار کے کیا نتائج نکلیں گے؟“
”مجھے نتائج کی کوئی پڑاہ نہیں لیکن میں تمہیں فارمولے کا عمل نہیں بتاؤں گا۔“

جونا حقن نے نمیدگی سے کہا۔
”تمہیں دوبارہ اس پائل خانے میں جانا پڑے گا۔“
”میں اس کی کوئی برائی نہیں سمجھتا۔ فارسیہ نے کہا۔“
”میری دہاں پر ہیبت ابھی دیکھ مچال کی جاتی ہی ہے۔ شاید تمہیں علم نہیں کہ سودا رسال کے عرصے میں، میں بے نوازی کے اس مقام پر پہنچ چکا ہوں جہاں انسان کے لئے اچھا اور برائی ایک بے مبنی چیز بن جاتی ہے۔“

”مسٹر فارسیہ میرے پاس دوبارہ آؤ جو وہاں موجود ہوں۔“

کوٹھادوں پر اتار دے گا گرجا جانتے ہیں۔ دونوں بالکل وحشی ہیں۔

”میرے نزدیک موت اور زندگی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔
نارایٹر پتھن لیجے میں بولا۔ مہاراجی جو بھی مخالفت نہیں کر سکتی“

”ہو سکتا ہے کہ تمہیں اپنی ذات سے کوئی عہدروی نہ رہی ہو
جو ماتمن نے پتھر بدلتے ہوئے کہا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ تمہیں دوسروں
کے ساتھ عہد و عہدروی ہوگی۔ مثلاً تمہیں پی اس غلغلی دوست نواسے فرد
ہمدردی ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے پی کار وائی کا غار اس لڑکی سے شروع
کرنا پڑے اور تمہیں بھی انھوں سے اس وحشیانہ کرد کو دیکھنا پڑے۔“

جو ماتمن کی بات سن کر نواسے ہمیں خون کی ایک لہر سرائت
گرنی۔ تمام نارایٹر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ اس نے اعتماد لیجے میں جواب دیا۔
”اگر میں غریب کرنا چاہتا ہوں تو ہو سکتا تھا کہ فارملے کا دل سے
ذہن سے سوچو پچھلے۔ گذشتہ دو سال کے عرصے میں میں نے اس مسئلے پر بہت
تعمد سے دل سے غور کیا ہے کسی ایسا کارنامہ کرنے سے پہلے یہ دیکھنا بہت ضروری
ہے کہ وہ ایسا کوئی نوع انسان کے لئے مفید ثابت ہوگی یا نقصان دہ۔ نارایٹر

نے جو ماتمن کے پیچھے پر ایک گہری نظر ڈالی اور پھر گویا اس فارمولے
کے لئے مجھے دس اور چھپن کی حکمتیں سمجھائی تو کسی کس کچھ نہیں لیکن میں
لے لے ٹھکرا دیا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے جان سے ملدے کی دھمکیاں بھی دیں
لیکن میں نے کسی ان دھمکیوں کی پروا نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی یہ
دنیا میری اجارے فائزہ اٹھانے کے قابل نہیں۔ اس وقت قوموں اور
ملکوں کے مابین ایک ختم ہونے والی سرحد جنگ جاری ہے۔ ایک دوسرے
کے خلاف اسلحہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اس لئے فی الوقت اس فارمولے کو غنیمت
ہی رہنا چاہیے۔“

”میں اخلاقی اور سیاسی تقریر سننے کے لئے یہاں نہیں آیا۔ میں
مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ یا فارمولے کا عمل جاری آتا ہے جھگڑنے کے لئے تیار
ہو جاؤ۔“

”تم میرا کچھ نہیں پکارا سکتے میں ابھی اور اسی وقت لوٹا کو
بیکر غار سے باہر جا رہا ہوں، مجھے زندگی اور موت کی کوئی پروا نہیں۔“
جو ماتمن نے جلدی سے سلک کو آواز دی۔ لڑا سارے پیرنگ
کانپ گئی۔

”تم باہر نہیں جاسکتے مسٹر نارایٹر۔“
”مسٹر جو ماتمن تم ایک بزدل اور خود غرض شخص ہو۔ نارایٹر
نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ جس شخص کی راہ میں بڑی بڑی حکومتیں رکاوٹ
نہیں بن سکیں تمہارے جیسا کہ اس کو کیا روک سکے گا مجھے ہمیشہ انوار
اور اذیت کا خطرہ درپیش رہا ہے اس لئے میں ہمیشہ اپنے منہ میں لاتو مین
کا کیپ بول رکھتا ہوں۔ یہ کیپ بول اس وقت بھی میرے منہ میں موجود ہے

یہ کیپ بول میں نے ایسے ہی ہانڈکے تھکے لئے رکھا ہوا ہے۔

اگر تم نے لڑا پر ہاتھ اٹھایا یا ہمیں روکنے کی کوشش کی تو
میں فی الفور یہ کیپ بول چالوں کا اور میری موت واقع ہو جائے گی۔ میری سزا
سے مجھے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن تمہارا پچاس لاکھ ڈالر کا سرمایہ
بیکار ہو جائے گا۔“

جو ماتمن الجھن میں پڑ گیا۔ اس نے سوچا کہ اگر نارایٹر نے
کیپ بول چالیا اور اگر تو ہمیں اسے ہرگز زندہ نہیں چھوڑے گا۔ البتہ اگر
نارایٹر زندہ رہا تو اسے کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈ نکالا جاسکتا ہے اس نشنا
میں سلک بھی وہاں پہنچ گیا۔

”اٹھو نواسے، چلیں۔“ نارایٹر نواسے کا بازو پکڑتے ہوئے بولا۔
سلک نے ایک دم پتھر نکال لیا اور دوڑنے کے بیچ میں کھڑا ہو گیا
”مسٹر جو ماتمن۔“ نارایٹر نے کہا۔ اس شخص کو حکم دے دو کہ وہ
جانے کے لئے راستہ دے۔“

”سلک راستہ دے۔“ جو ماتمن نے غری ہوئی آواز میں کہا۔
نارایٹر نواسے کا ہاتھ پکڑے ناخاندان اذیت میں چلتا ہوا غار سے
باہر نکل گیا۔ غار کے دبانے پر تین مسلح محافظ جیت کے ساتھ انہیں باہر
نکلنے پر سے روک رکھے تھے۔ غار کے دور اتارہ کو نے پر جو ماتمن کسی مثبت
کی مانند کھڑے نظر دیکھا تھا۔

باہر نکل کر نارایٹر نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ قریب چھاروں
میں سلک کی تھنڈ پڑا ہوا کھڑی تھی۔

”کیا تم یہ کار چلا سکتی ہو؟“ نارایٹر نے نواسے پر پوچھا۔
”جیسے سڑی لڑاؤنے کھڑائی ہوئی آواز میں کہا۔

”تو پھر جلدی کر دو۔“
دونوں دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئے۔ ایک منٹ کے بعد
ان کی کار بولے آئیں کر نیکھی۔

سلک، جو ماتمن اور ڈاکٹر گرنے کے غار کے دبانے پر کھڑے
انہیں جاتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ سلک تیزی سے جو ماتمن کی طرف ٹھارا اور
بیچ کر بولا۔

”یہ تم نے کیا کیا؟ اسلحہ عنت پر پانی پھیر دیا؟“
”اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔“

”اب یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو۔ جلدی یہاں سے نکلو کچھ
دیہ میں یہاں پولیس کی پوری ٹیمیں پہنچ جائے گی۔“
یہ سننے کے غار کے اندر بھگدڑا پڑ گئی۔

سلک جیک میں بیٹھ کر ہوا بول گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب
سیکس کو سے ادھر اس کے لئے کوئی جیلست پناہ نہیں۔ ڈاکٹر گرنے اور

جو تاحن کیدلک میں میٹر کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ کچھ مناظر
لمازمین اسٹیشن پر گئی ہیں جیسے کسی طرف سے آئے ہیں ان کی مناسبت
ہوئے جوئے جہاز کی مانند خالی ہو گیا۔

شہر پہنچے ہی جو تاحن نے ڈاکٹر کمرے کے ڈاکٹر دیا پھر فون کے
ایک موٹر لٹ کا انتظام کیا۔ اس کے بعد اس نے ہل و ہلار چلنے میں اپنے ایک
خاص ملازم کو فون پر ہدایت کی کہ وہ اپنا کاجہ کا کلمہ سلسلے میں شہر سے باہر
جا رہا ہے۔ اس کے لئے موٹر لٹ تیار ہے۔ اس کا سالانہ فورا وہاں پہنچا کر
یہ انتظام کرنے کے بعد وہ ہل میں پہنچا۔ سیف کے اندر سے سو ڈالروں
کی گڑیاں نکال کر جیسویں ٹکٹوں میں اور ہل پر کوئی نظریں ڈالتا ہوا
وہاں سے رخصت ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ پولیس کو خبر ہوئے سے پہلے پہلے
اس کی موٹر لٹ سمیت دور سے چکی ہوگی۔

✽

کیپٹن ٹریک ٹیلر نے کچھیں جھپٹا ہوا اس رات کی گھوٹنے کا
جو فوٹا ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا۔ وہ لوکی کے بیان پر یقین کرنے میں غماص
مائل تھا۔ یہ وہ لوکی تھا جس کی تلاش میں سی ای کی ساری پولیس فورس
کے علاوہ الین بی آئی اور سی آئی اے کے کارروائی بھی مگر وہاں تھے۔

”جناب میری بات چھوڑیے۔ فوٹا کے کیپٹن ٹیلر کی حیرت
میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔ ”مجھے پال فالٹیر نے بھیجا ہے۔
ٹیلر اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”پپ... پپ... پال فالٹیر نے بھیجا ہے! وہ کہاں ہے؟
اس نے نہیں کرنی گفتگو تو نہیں چھوڑا۔ تم یہیں ٹھہرو میں تمہارے
ساتھ پولیس پارٹی...“

پال فالٹیر اصل غیر مت ہے۔ تزمانے ٹیلر کی بات
کاٹتے ہوئے کہا۔ ”پولیس پارٹی کی کوئی ضرورت نہیں۔ فالٹیر نے خود دیوانہ
ہے اور نہ ہی خطرناک۔... اگر اسے گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ
خو کر کشتی کر لے گا۔ اس نے کہا ہے کہ وہ چیف مارون دارن سے بات کرنا
چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کسی سے بات نہیں کرے گا۔“

”فالٹیر اس وقت کہاں پر ہے؟“ کیپٹن ٹیلر نے پوچھا۔
”وہ اس وقت ۱۲۵ لینکس ایویژن میں ٹھہرا ہوا ہے یہ
نلیٹ اس کے ایک دوست کا ہے جو ایکل ایرپ کی سماعت پر گیا ہوگا۔“
اس آئینا میں اس کے دو نائب سارجنٹ جیکلار سارجنٹ
ہام بھی وہاں پہنچے کیپٹن ٹیلر نے سیکڑ کو ایک طرف لجا کر کہا۔

”۱۲۵ لینکس ایویژن کا فورا محاصرہ کر لو۔ لیکن کوئی شخص
نلیٹ کے اندر داخل ہونے کی غلطی نہ کرے۔ اگر فالٹیر اپنے کچھ فاسٹ
چیوڑ کر اس کا تائب کرتے رہنا۔ خیال ہے کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی

مذہبی ہے۔ ہمارا واسطہ ایکٹو رائٹ سے۔ ایکٹو رائٹ وہی آئی پی سے
ٹیلر کو کمر کوشی کر دیکھ کر فوٹا شک ہو گیا۔

”کیپٹن، پلے فالٹیر کے پاس کسی کو نہ بھیجیں۔ اس کی جلدی ہے کہ
اگر آپ اسی غلطی کی توجہ فوٹا کو کشتی کر لیں گے اس کے مزے میں اس کو
کیپول ہے۔ اگر چیف مارون کے سو کسی نے اس سے ملنے کی کوشش کی تو وہ
فورا کیپول چپا کر خوشی کرے گا۔ اسے اپنی زندگی کی نعمتوں کی ضرورت نہیں۔
تم فکر نہیں کرو میں فورا پولیس اپنے فرائض نبھانا خوب جانتی
ہے۔ کیپٹن ٹیلر نے کہا۔ پھر اس نے سارجنٹ ٹام کو مخاطب کر کے کہا۔ ”چیف
مارون کو فون کر کے پال فالٹیر کی بازیافت کی اطلاع کرو۔ اور یہ بھی بتا دو
کہ وہ اس سے فورا بات کرنا چاہتا ہے۔“

تین میں فون کی گفتگو ٹیلر نے جلدی سے ریسور اٹھایا۔
دوسری طرف سے فیڈلر ایجنٹ دیش نے اسے مطلع کیا کہ نامی بدعاش
کیگان کو کسی نے گولی مار کر لگا کر رہا ہے۔

”یہاں پرشٹا نامی ایک نشہ باز عورت بھی ہے۔ فیڈلر
ایجنٹ نے مزید کہا۔ ”وہ مارون کے انکشاف کے لئے چیخ رہی ہے اس کے
لئے کیا حکم ہے؟“

”فی الحال تو اسے میٹر کارٹر سمیت وہ کیپٹن ٹیلر نے کہا میں
کسی آدمی کو ہتھ پکڑنے سے باز رہوں۔“

فون بند کر کے کیپٹن ٹیلر نے فوٹا کو مخاطب کر کے کہا۔

”چیف مارون تھوڑی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا جب تک
تمام کام کر دیں تمہارے لئے کوئی ٹھنڈا مشروب منگو آہوں۔“

✽

ٹیمک دس بجے چیف مارون دارن ایک خصوصی قیادے کے
زریعے پر آڈائریٹری پہنچ گیا۔ حسب معمول اس کے قیام کا انتظام ہل و ہلار
ہوٹل میں کیا گیا۔ اس نے آگے ہی پولیس، الین بی آئی اور سی آئی اے کے
مناہذوں کے ساتھ ایک جنگلی اجلاس منعقد کیا۔ پھر ہوٹل سے ہی
پال فالٹیر کو فون کیا لیکن فالٹیر نے فون پر کوئی بات کرنے سے انکار کر دیا۔
اور کہا کہ وہ بالمشافہ گفتگو کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی بتا دی کہ
وہ اکیلا اور غیر مسلح ملنے کے لئے آئے۔

چیف مارون کیپٹن ٹیلر اور سیلین کی مصیبت میں لینا کس
ایویژن پہنچ گیا۔ پڑے ہوئے کوئی کال کر لیا گیا تھا۔ چاروں طرف سادہ کپڑوں
میں ملیوں سی آئی اے کے آدمی پہلے ہوئے تھے۔ انباری ہاتھ دلوں اور
فوٹو گرافروں کی فوج غلغلوں کو مرکز کے لئے پھر رہی رہ گئی تھا اسکے
علاوہ غلغلت کا ایک جھوم بھی وہاں جمع ہو گیا تھا۔

کیپٹن ٹیلر اور سیلین عمارت کے نیچے ہی رہ گئے۔ چیف مارون

درویش کا عتاب

حضرت خواجہ معین الدین اسلام کی تلقین و تبلیغ میں مصروف تھے پرتھوی راج کو یہ بات ناگوار گزری، اس نے حکم دیا: "اس فقیر سے کہا جھیر خالی کر دے"

آپ نے راجا کے حکم کی پروا کئے بغیر کام جاری رکھا۔ راجا کا دوسرا حکم آیا۔ جھیر خالی کر دو ورنہ تمہیں زبردستی نکال باہر کیا جائے گا،

حضرت خواجہ نے جلال میں آکر کاغذ کے ایک پر پڑے پر لکھا: "من ترا زندہ بہ لشکر اسلام سپردم" میں نے تجھے زندہ پکڑ کر لشکر اسلام کے حوالے کر دیا،

یہ پڑنہ راجا کے آدمی کو دے کر حکم دیا: "اسے اپنے راجا کو پہنچا دے"

راجا یہ عبارت پڑھ کر چرخ پا ہو گیا، اُس نے درباریوں کو مخاطب کیا: "اس فقیر کی سزا تو موت تھی لیکن میں اسے اس وقت تک زندہ رکھوں گا جب تک لشکر اسلام کو ایک بار پھر شکست دے کر اس کی پیش گوئی کو ٹھٹھالانہ دوں"

کچھ ہی دنوں بعد شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا، راجا نے اپنی مدد کے لئے ہندوستان کے دوسرے راجاؤں کو بھی بلا لیا، اس کی فوج تین لاکھ تھی اس میں تین ہزار

ہاتھی بھی تھے۔ تلوڑی کے میدان میں خوفناک جنگ ہوئی اور عصر کے وقت تک ہنڈوں کے قدم اکھڑ گئے۔ پرتھوی راج بھی بھاگ کھڑا ہوا، چند سپاہی اسکے تعاقب میں لگے ہوئے

تھے، سامنے دیا گیا راجا اس میں کود پڑا لیکن متعاقب سپاہیوں نے اسے گرفتار کر کے شہاب الدین غوری کے سپرد کر دیا۔

شہاب الدین غوری کو حضرت خواجہ کی پیش گوئی کا علم ہو چکا تھا اس نے پرتھوی راج کو دیکھتے ہی کہا: "سبحان اللہ، ترا زندہ بہ لشکر اسلام سپردم"

ساتھ ہی جلاؤ کو اشارہ کیا جس کی ایک ہی ضرب نے راجا کے سر کو تن سے جدا کر دیا۔

ایلا ہی شیرھاں طے کرتا ہوا اور پہنچ گیا۔

نارائیک کے غلیظ کار و واڑہ کھلا تھا۔ داخل کرے میں دم

روشنی کا لب بلب جل کھتا۔ ماروں دروازے کے قریب پہنچ کر درسا ٹھٹھا۔

پھر اندر داخل ہو گیا اور بولے سے آواز دی۔

پان نالی شیر۔

فورا ہی اندر وئی کرے کار و واڑہ کھلا اور نارائیک کا لب اور

دولہا سایہ فرش پر پڑا نہ کھائی دیا۔ پھر ایک سپاٹ آواز سنائی دی۔

کیا تم کیلے ہو شہساروں؟

نہاں، میں اکیلا اور غمیر سب سے بول۔ چیف ماروں نے کہا۔

میں اندر آسکتا ہوں؟

آجاؤ۔

ماروں محتاط انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا نارائیک کو

کے دور افتادہ کوٹے میں کھڑا تھا۔ اس کے چہرے کا بیشتر حصہ تاریکی میں تھا
 ماروٹن کے دروازہ بند کر دیا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
 ”ہیلو ایل...“ ماروٹن نے اس کی طرف سے کہا۔ ”کیسے مزاج
 ہیں؟ بہت عرصے کے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔“
 نارٹھ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ماروٹن نے مزید کہا۔
 ”پریذیڈنٹ نے تمہیں سلام بھیجا ہے۔“
 ”شکریہ...“ نارٹھ نے بولا۔ ”میں ناروولاسی اکیس کے بارے
 میں سب کچھ جاننے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے لئے کسی بحث کی ضرورت
 نہیں۔ میری صرف ایک شرط ہے!“
 ”وہ کیا۔“
 ”میری بیوی اکیس کی گیارہ بجے یہاں پہنچ جائے۔ میں تنہائی
 میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔“
 ماروٹن کی پیشانی پر لڑکھٹے اُس نے مضبوط سے کام لیتے ہوئے کہا
 ”ایس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکتے تھے۔ تلاش کر دیتے
 ہیں۔ گیارہ بجے تک تو شعل ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کل بین کچھ بکھارے
 پاس پہنچا رہی جائے گی۔“
 نارٹھ نے اس کی طرف سے کہا۔ ”اس کے چہرے کا رنگ لفظ
 پر لحظہ تبدیل ہو رہا تھا۔ ایک طویل توقف کے بعد اس نے کہا۔
 ”ٹھیک ہے... لیکن تین بجے سے زیادہ دیر نہیں بولنا چاہیے۔“
 ”پھر تم ناروولے کی غفیر تحریر کا مل جاہر کر دو گے۔“
 ”میرا وعدہ ہے۔ لیکن اگر ایس تین بجے تک یہاں نہ پہنچے تو
 میں اپنے وعدے کا پابند نہیں رہوں گا۔“
 ”دیکھو ایل، تمہاری بیوی نے تمہیں زندگی میں کوئی خوشی
 نہیں دی۔ آخر تم اس سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟“
 نارٹھ نے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ جواب
 دیا۔ ”میں سکرم ماروٹن کے بدن میں فوٹ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس نے کہا۔
 ”میرا ایک کام ادھورا رہ گیا تھا میں اس کی تکمیل کرنا چاہتا
 ہوں۔ تم جانتے ہی ہو کہ میں ہمیشہ صاف ستھرا کام کرنے کا عادی رہا ہوں،
 جب تک یہ ادھورا کام مکمل نہیں ہو گا مجھے کوئی نصیب نہیں ہو گا۔“
 یہ کہہ کر وہ کھڑک ہو گیا اور عقب میں نظر اٹھانے والے خواب گاہ کے
 دروازے کی طرف تڑپنے لگا۔ ماروٹن نے تقریباً چپکے ہو کر کہا۔
 ”ہاں... ذرا ٹھہرو... صاف صاف بناؤ۔ تم اپنی بیوی کو
 کوئی اذیت نہ پہنچاؤ گے؟“
 ”ایس میری بیوی ہے... نارٹھ نے دروازے کے درمیان
 دھکتے ہوئے کہا۔ ”اور ناروولامیری ملکیت ہے۔ یہ دونوں چیزیں میری ملکیت

ہیں۔ میں کل تین بجے تک اپنی بیوی کا انتظار کر رہا تھا۔
 یہ کہہ کر وہ خواب گاہ میں داخل ہو گیا اور اندر سے دروازہ مقفل
 کر لیا۔ ماروٹن چند لمحوں تک ساکت و جامد وہاں بیٹھا رہا۔ پھر راجل قہقہوں
 نیچے آ رہا۔ اور ہیلٹن کے ساتھ میل ویدار ہوئی کی طرف روانہ ہو گیا۔
 کمرے میں پہنچ کر اس نے ہیلٹن سے کہا۔
 ”نارٹھ نے مجھے سخت آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ وہ ناروولا ظاہر
 کرنے پر پوری طرح تیار ہے۔ لیکن اس سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں
 ملاقات کرنا چاہتا ہے۔“
 ”مجھے پہلی ہی اس بات کا اندیشہ تھا۔“ ہیلٹن نے کہا۔ ”میں نے
 ہیڈرسن اس اسٹیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ہربرٹ کی رپورٹ پڑھی تھی۔ اس نے لکھا
 ہے کہ بال نارٹھ کے ان کوٹوں میں سے ہے جو اگر کسی کام کا ارادہ رکھیں تو اسے پورا
 کئے بغیر چین نہیں پاتے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ نارٹھ اپنی بیوی کو اپنے چیف
 اسسٹنٹ کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر سخت متحیر ہو گیا تھا۔
 چیف اسسٹنٹ کو تو اس نے موقع پر ہی ٹھکانے لگا دیا تھا لیکن لوگوں کی
 مداخلت کے باعث اپنی بیوی کو ٹھکانے نہ لگا سکا۔ ڈاکٹر ہربرٹ نے اپنی
 رپورٹ میں لکھا ہے کہ یہ اسٹیم کام کے زمین میں زہر پھیلا رہا ہے۔ لہذا
 ناروولا حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے ایس کو اس کے حوالے کر دیا جائے۔“
 ”لیکن یہ ایک انسانی زندگی کا سوال ہے۔ کیسی جانور کی بات نہیں؟“
 ”میرے نزدیک تو ایس نارٹھ کے ماروٹن سے ہی بڑھ رہے۔“ ہیلٹن نے
 کہا۔ ”اس کے مرنے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ علاوہ انہیں آپ خود ہی کہہ چکے
 ہیں کہ پریذیڈنٹ نے آپ کو ہر تہ پر ناروولا حاصل کرنے کے امتیازات دیئے
 ہیں۔ اگر ہم نے اس ناامید عورت کی حفاظت کرنے کی کوشش کی تو ناروولے
 کے ساتھ ایک بہترین سائنس دان سے بھی اچھے دھوٹے پڑیں گے۔ دوسری
 طرف اگر ناروولا مل جاتا ہے تو ہمیں ایک طویل عرصے کے لئے روس پر برتری
 حاصل ہو جائے گی۔“
 ماروٹن اٹھ کر بیٹھنے لگا۔ پھر رک کر بولا۔
 ”ہمیں اس مسئلے کا دوسرا حل تلاش کرنا چاہیے ورنہ پریس والے
 شور مچا دیں گے۔“
 ”میں سمجھا ہوں کہ توئی مفاد کی خاطر انفرادی قربانی معمولی چیز
 ہے۔“ ہیلٹن نے کہا۔ ”پریس والوں کو دھوکا دینے کے لئے کم از کم ایک اور طریقہ
 اختیار کر سکتے ہیں۔ ایس کو نارٹھ کے پاس پہنچانے کی بجائے نارٹھ کو اس کے
 جنگل میں بھیجا جائے۔ بعد میں یہ بیان دے سکتے ہیں کہ نارٹھ ایک غفیر راستے
 سے فراہم کیا تھا اور جہاں تک ایس کا پتہ معلوم ہونے کا سوال ہے اس کا
 جواب بہت سیدھا ہے۔ نارٹھ نے ٹیلیفون ڈائریکٹری سے ایس کا پتہ
 معلوم کر لیا تھا۔“

”اور نالیٹر کا کیا ہے؟“

”ہم پہلے سے ہی اس کے جنگلے کے آس پاس موجود رہیں گے جیسے ہی نالیٹر اپنا دھوا کا کم بخت کر لیا ہم اس سے فارمولے کا محل معلوم کر لیں گے اور بعد میں معاملہ آئی اے کے سپرد کر دیں گے۔“

”اگل... ایل“ نے ماروں کچھ سوچنا ہوا بلکہ ”میرے خیال میں یہ بھی ایک مناسب حل ہے۔ تم فوراً کیپٹن ٹیلر کو فون کر کے کہو کہ ایلین نالیٹر کے جنگلے سے پولیس کا پہرہ ختم کر دیا جائے۔“

✱

ایلین نالیٹر ”دیپر اسٹریٹ“ جنگلہ چند روز پہلے تک عیاشی کا مرکز تھا آج خالی خالی اور اس تھا۔ ایلین اپنا سامان پکیا کرنے میں مصروف تھی۔

نالیٹر کے نذر کی خبر اور پولیس کے پہرے کی وجہ سے ایلین کے تمام دوست کچھ اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے کہ مے کے سر سے سنگ! ایلین کے پہرے پر خوف و ہراس کے آثار نظر آ رہے تھے۔ گزشتہ رات اس کے جنگلے سے نہ صرف پولیس کا پہرہ ہٹا دیا گیا تھا بلکہ ٹیلیفون اور بجلی بھی کاٹ دی گئی تھی۔ ضروری سامان پکیا کرنے کے بعد رہا ہر نکل آ کر بنک جا کر اپنی تمام تر کمال لائے۔ کلارین ٹیکہ جب اس نے اسے اشارت کرنے کی کوشش کی تو قطعی انکاری ہوئی۔ پھر وہ انجن کار کھٹکا اٹھا کر دیکھنے لگی یہ دیکھ لاس کے بدن میں خوف کی ایک سرد سرد سیرایت لگتی کہ ڈسٹری بیوٹر ہیڈ غائب تھا۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے اوجھڑا کر دیکھا اور جلدی سے اندر داخل ہو گئی۔

ٹیلیفون ٹھیک ہوا تو وہ کسی کو مدد کے لئے ہی بلا لیتی۔ ابھر کھانا بھی خطرناک تھا معلوم نالیٹر کہیں گھات لگاتے بیٹھا ہو۔ دن بھر وہ پریشانی کے عالم میں سکرٹ پیچھنکتی رہی۔ یا شراب سے اپنے ذہن کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتی رہی۔

رات کے گیار بجے وہ اعلیٰ گھنٹی کی آواز سن کر چونک گئی۔ دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے سوراخ سے جھانک کر دیکھا ابھر سارا جنٹ بروک کھڑا ہوا تھا۔ پھر اس نے دروازہ کھول لیا۔ بروک اندر داخل تو سچے ہونے لگا۔

”بارہ پہرہوں تم نے میرے پیچھے کی تھی۔ اس وقت میں لیوٹن پر تھا اس لئے تمہاری دعوت قبول نہ کر سکا۔“ وہ بہترین سوٹ زیب تن کئے ہوئے تھا اس کے انداز دیکھ کر ایلین سمجھ گئی کہ وہ عیاشی کی نیت سے وہاں آیا ہے۔ اس نے سوچا کہ شینھن کی کار ٹھیک کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ پس اس نے موقع سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر لیا۔ اور بولی۔

”آؤ مسٹر بروک تم فوراً آگے میں بیٹھیں مجھے یہ لگا لاتی ہوں۔“

یہ کہہ کر وہ کوچہ شکاری ہوئی دوسرے کمرے میں چلی گئی اس کا عشق انجینئر مرزا پادشہ بروک کے گھر میں پہنچا ہی پائی گئی۔ تین روز پہلے بروک لاس کے جنگلے کی گزراں پر امور تھا تو ایلین نے کچھ ایسی حرکتیں کی تھیں جنہیں بروک نے کھلا ہر اپنا سمجھا تھا لکلاس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ موقع ملنے ہی اس سے ملنے آئے گا۔ آج جب اسے خبر ملی کہ ایلین کے جنگلے سے پولیس کا پہرہ ہٹا دیا گیا ہے تو وہ سیدھا حال پر پہنچ گیا۔ اسے امید تھی کہ اسے پوری پوری عیاشی کا موقع فراہم کرے گی۔

لیکن ایلین سخت پریشان تھی ٹیلیفون لائن کٹنے اور کلاسی خواب ہونے کی وجہ سے اس کا مزاج انتہائی بگڑا ہوا تھا۔

دو منٹ کے بعد اس نے جبر کے دو گلاس لاکر نیر پر رکھ دیئے اور بولی۔

”مسٹر بروک میری کلاسی میں کچھ خرابی ہو گئی ہے کیا تم اسے ٹھیک کرنے میں میری مدد کر سکتے؟“

”کیوں نہیں۔ تمہاری کلاسی ٹھیک نہیں کروں گا تو اور کس کی کروں گا؟ پھر اس نے ایلین کا گزراں ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچنا ہوا بلکہ ”آؤ بیٹھا کچھ باتیں تو کر لیں۔“

”چھوڑ دو میرا ہاتھ۔“ ایلین غصے سے بولی ”بشرط بات کرو۔“

”تم اور شرارت۔“ بروک تہمتہ لگاتے ہوئے بولا۔

”تمہاری عیاشی کی داستانیں تو...“

یہ سنتے ہی ایلین اکیلے مشتعل ہو گئی اور ہاتھ پھیر کر اپنے نوکیلے اخیں بروک کے منہ پر کاڑ دیئے۔ آخر الذکر کے چہرے سے خون کے قطرے ٹپکنے لگے۔ اس نے تیر کا گلاس ایک طرف پھینک دیا اور دائیہ کلاسی کے منہ پر ایک بھر لوہا لگا دیا۔ وہ مینز کے اوپر سے اٹھ کر کمرے کے بل فرش پر گر گئی۔

بروک چند لمحوں تک لاس کے اٹھنے کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن جب اس کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی تو وہ گھبرا گیا اور جلدی سے قریب جا کر اس کا سامنا کرنے لگا مینز سے اٹھنے کی وجہ سے ایلین کی گردن کی لمبھی ٹوٹ گئی تھی اور وہ مرجھاتی تھی۔

✱

جس وقت سارا جنٹ بروک ایلین سے ملنے اس کے جنگلے پر پہنچا تھا مینز اس وقت جیت ماروں اس عمارت کی ٹیڑھی سیال چڑھ رہا تھا جہاں نالیٹر مقیم تھا۔ وہ پروگرام میں لگی تھی تبدیلی سے اسے آگاہ کرنا اور اس کی منتظر سی حامل کرنے بلان آیا تھا۔

نالیٹر اس کی غیر متوقع آمد پر کچھ بہم سہارا اور مقصد پوچھا۔

”پال مین تمہارے تعاون کی ضرورت ہے۔“ ماروں نے کہا۔

”یہ سمجھو کہ اس تہذیبی شرائط پر کوئی نیا سمجھوتہ کرنے کی امید نہیں۔ ہمیں تہذیبی شرائط بالکل تسلیم ہیں۔ تاہم ان میں تھوڑی سی تبدیلی ضروری ہے۔“

نارائش نے کہا جانے والی نظروں سے مار دین کی طرف کھینچا اور کہا ”دیکھو میرے ساتھ تہذیبی کوئی چالاک کی کارگر نہیں ہوگی۔“

”بات یہ ہے کہ پریس والے اس معاملے کو بہت اچھا لے رہے ہیں اس لئے میں جانتا ہوں کہ ایس کے کہیں لانے کی بجائے تمہیں ایس کی رائٹش گاہ پر پہنچا دیا جائے۔ اس کے لئے وقت بھی تبدیل کرنا پڑے گا کیونکہ اس کے وقت تمہیں یہاں سے لیکر جاہلیت شکل ہے۔ میرے خیال میں نو بجے کا وقت مناسب رہے گا۔“

تھوڑی سی پس و پیش کے بعد نارائش نے اس کی بات مان لی۔ شخصت ہونے سے پہلے ماروٹن نے پوچھا۔

”تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں میں آتا ہوا ساتھ لے آؤں گا۔“

”شکریہ“ نارائش نے کہا۔ پھر کچھ سوچ کر لولا۔ ہاں مجھے ایک چیز کی ضرورت ہے۔ مجھے ایک خیر چاہیے۔ ایک خاص قسم کا خیر... اس کا پہل چھاپنے لگا اور چنی و ستہ میل کی کیلون سے آراستہ ہو۔ یہ خیر ٹرولر ایڈ سٹیشن کی بجائے ہاں ملے گا ان کی دکان میں اسٹریٹ پر ہے۔ ایسا ہی ایک خیر میری بیوی نے مجھے کس کے موقع پر تحفے میں دیا تھا۔

”ٹھیک ہے چال۔“ ماروٹن نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے کہا ”میں یہ خیر لیتا آؤں گا۔“

اس کے ساتھ ہی نارائش خراج کا میں داخل ہو گیا اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

✽

ہرمن ایڈیٹر آگ کانگ کے نشین ایمل ہٹل کے ساتھ لاؤنگ میں بیٹھا کرسی سوچوں میں گم تھا۔ اسے تین دن بعد ایک کام کے سلسلے میں پکنگ جانا تھا۔ تاہم وہ ذہنی طور پر خاصا لمبا ہوا تھا گزشتہ تین روز سے جو ناخن کی طوط سے اسے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی تاہم اسے امید تھی کہ وہ اب تک فارمولے کا عمل مکمل کر چکا ہو گا۔ اتنے میں ویٹر نے اسے ایک ٹیلیگرام لگا دیا۔

ٹیلیگرام خفیہ الفاظ میں تھا۔ ہرمن نے جیسے چھوٹی سی نوٹ بک نکالی اور خفیہ الفاظ کا ترجمہ کر لیا۔ اس کام میں تقریباً نصف گھنٹہ صرف ہوا۔ ترجمہ پڑھتے ہی اس کے اہستوں کے طوط اڑ گئے۔ ٹیلیگرام اس کے ایک مختصر خاص کی طرف سے تھا۔ اس نے لکھا تھا۔

”نارائش منصوبہ ناکام ہو گیا ہے جو ناخن میکینک کی طرف فرار ہو گیا ہے۔ کیا کچھ نقل ہو گیا ہے اور سلاٹس ہوائیں پناہ لے لی ہے؟“

اس کے چہرے پر سخت عین غصہ کیے آندرا اُبھرتے۔ چالیس لاکھ ڈالر کا سنہری خوب خاک میں مل گیا تھا۔ اس نے سوچا اس ناکامی کا اصل سبب جو ناخن کے عقائد فیصلے ہیں۔ اس کے میکینک فرار ہونے کا سبب یہ ہے کہ وہ ضرور ناخن طوط پر ذہان دولت میں گرفتار ہو گا اس نے فی الغور خفیہ الفاظ میں ایک ٹیلیگرام تیار کیا اور گھنٹی بج کر اوروں میں کھول دیا۔

”اتمن جو ناخن میرے اہستوں کی پرچھے سے واقف نہیں۔“ وہ بڑبڑایا۔ میں اسے پیش کرنے کی جہالت نہیں دے سکتا۔ یہ ٹیلیگرام اس نے سلاٹس کے ام ارسال کیا تھا جس میں اسے ہدایت کی گئی تھی جو ناخن کو تلاش کر کے اس کا پتہ صاف کرے۔ اس کنڈرکٹ کا محاذ و منہ دس ہزار ڈالر تھا جس کی ادائیگی کے لئے نیشنل بینک آف میکینک کو ہدایت کر دی گئی تھی۔

✽

چیف ماروٹن دارن اپنے ہٹل کے کمرے میں تنہا بیٹھا اس خیر کا جائزہ لے رہا تھا جو اس نے تھوڑی دیر پہلے نارائش کی فرمائش پر مین اسٹریٹ سے خریدا تھا۔ اس کے ساتھ پریشانی کی گہری لکیریں نظر آرہی تھیں۔

اتنے میں ہیملٹن اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوا اتیاں اڑ رہی تھیں۔ ماروٹن اس کی حالت دیکھ کر اکیڈم گھبرا گیا۔

”خیر تو ہے سٹر ہیملٹن؟“

”اوہ۔ سٹر ماروٹن.... ایس تمل ہوئی ہے۔“

”کیسے؟“ ماروٹن نے پوچھ کر کہا۔

”وہ سلاٹس برک کے اہستوں تمل ہوئی ہے اس کا کہنا ہے کہ ایس نے اسے اپنے جگے پر لے کر دعوت دی تھی۔ وہاں کسی بات پر مشتبہ ہو کر ایس نے اس کا منہ ناخن سے لہر لہا کر لیا۔ بروکسٹیش میں آکر اس کے منہ پر جھکا مار دیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔“

”پریس والوں کو اس واقعہ کا علم تو نہیں ہوا؟“

”ابھی نہیں شعبہ تمل کے آدمی موقع پر پہنچ چکے ہیں۔ پریس والوں کو کسی بھی وقت خبر ہو سکتی ہے۔“

”یہ تو بہت برا ہوا۔... معلوم نارائش کا کیا رد عمل ہو؟“

”ظاہر ہے اسے اپنی بیوی کی موت سے خوشی ہی ہوگی۔ اس کی الجھن مل ہوگی۔“

”مردوست کوئی قیاس آرائی نہیں کی جاسکتی۔“ ماروٹن نے کہا۔ ”تم ٹیلیگرافوں کے جگہ کہو کہ ایس کے پس کسی کو نہ آنے دے اور ایسا اختلا کر کے پریس کو اس واردات کی خبر نہ دو۔“

”ہیملٹن بہت اچھا کہہ رہا ہے۔“

ابلا ہوا پانی



”مٹا ہے مٹا ہے اموں کا ڈیری تار
بہت گندار رہتا ہے۔“
”غلط بالکل غلط۔ وہ نہایت صاف
ستھری جگہ ہے۔ حفظانِ صحت کے اصول کا
بے حد خیال رکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دودھ
میں ملانے سے پہلے پانی کو خوب اُبال
لیا جاتا ہے تاکہ جراثیم نہ رہیں۔“

”میں جھوٹ نہیں بولی؟ ... بہر حال مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ
اچانک فلائیر نے خنجر دیا رہے ملا۔ اور تہہ آلود نظروں کے
چیف کی طرف دیکھتا ہوا گر جا۔

”مے ٹنک تم جھوٹ نہیں بولی ہے۔۔۔ میں تمہیں اور تمہارے
تائل ساتھ دل کو خوب جانتا ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ فارمولا حاصل
کرنے کے لئے ہر قسم کا حربہ استعمال کرو گے۔ احمقو! ... تم کیا جانتے تھے
اپنی بیوی سے کتنا پیار تھا۔ میں اسے ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔ میں تو
صرف اسے لڑنا چاہتا تھا تاکہ وہ ایک اطاعت شعار بیوی بن کر میرے
ساتھ رہتی اور ظالمو!۔۔۔ تم نے اسے قتل کر دیا۔ میں ان ہی آئی کے لئے
شیطانوں کو اسی طرح پہنچاتا ہوں۔ ان کے نزدیک انسان جان کی کوئی
اہمیت نہیں۔“

”پال۔۔۔ بس چپ ہو جاؤ۔“
”خبردار، مجھے خاموش ہونے کی تلقین نہیں کرو۔ کمان کھول کر
سنو تو تم لوگ یہ فارمولا نہیں حاصل کر سکو گے۔ وہ میرے ساتھ ہی موت
کی آغوش میں چلا جائے گا۔ میں تو صرف ایس کی خاطر زندہ تھا۔ مجھے یقین
تھا کہ وہ ایک نہایت کمزور میرے پاس لوٹ آئے گی۔ لیکن اب یہ امید
بھی ختم ہو گئی۔“

اس کے ساتھ ہی فلائیر غریب گادیں گھس گیا اور دروازہ مقفل
کر دیا۔ مارون چیخ چیخ کر آوازیں دینے لگا۔ سبلیٹن اپنے چاروں
ساتھیوں کے ہمراہ اگلی قدم اندر پہنچ گیا۔ مارون نے انہیں فوراً دروازہ
توڑنے کا حکم دیا۔ چاروں آدمی ایک وقت دروازے کیساتھ ٹکرائے اس کے ساتھ ہی
قبضے اٹھ گئے اور دروازے کے دونوں پٹ لوٹ کر اندر جا گئے۔
لیکن دروازہ توڑنے کا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پال فلائیر اپنا کاکا
تمام کر چکا تھا۔



تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد چیف مارون کا میں بیٹہ کر فلائیر
کی تیار گاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ گاڑی آئی اسے کالینٹ چلا رہا تھا اخباری
مناشدوں سے بچنے کے لئے نصف راستے کے بعد چیف کو سیٹ کے نیچے
لیٹا پڑا۔ سمٹوری دیکر اس کی کار ۴۵ لیتا س اس ایجنٹ کے سامنے پہنچ کر
رک گئی۔

چیف کپڑے بھاڑا ہوا بائزرکل آیا اس کے ہاتھ میں خنجر کا
پکٹ پڑا ہوا تھا۔ سبلیٹن ہی وہاں پہنچ چکا تھا اس نے دروازہ کھینچ کر کہا
”میں آپ کے ساتھ اوپر فلٹنگ ٹنک جاؤں گا میرے چار آدمی
پہلے ہی سے بیڑھیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ اس کی اسکانی کرنا پڑے وقت
فوری مدد کر سکیں۔ علاوہ انہیں میں نے ہیریٹن اسائیکل کے ڈاکٹر بریڈ کو بھی
بلا رکھا ہے۔“

باتیں کرتے ہوئے دونوں عمارت کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ سبلیٹن
نے پوچھا۔

”کیا پٹ فلائیر کو ایس کی موت سے آگاہ کریں گے؟“
”بتا ہی پڑے گا۔“
دروازے کے قریب پہنچ کر سبلیٹن دیوار سے چپک کر کھڑا ہو گیا
مارون نے دروازے پر دستک ڈی۔ دوسرے توقف کے بعد فلائیر نے پوچھا
کہ باہر کون ہے۔

”میں مارون ہوں۔۔۔ پال۔ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
”کیا تم خنجر لیکر آئے ہو؟“ فلائیر نے تیز آواز میں پوچھا۔
”ہاں۔۔۔ یہ میرے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔“

فلائیر نے دروازہ کھول دیا اور مارون اندر داخل ہو گیا۔
”مجھے افسوس ہے پال میں تمہارے پاس ایک بری خبر لیکر آیا ہوں۔“

”پہلے خنجر میرے ہاتھ سے پھٹ جاؤ۔ فلائیر نے
ٹھکانا لے لیا۔ اور میرے ساتھ چالاک کرنے کی کوشش نہیں کر۔“

”تمہاری بیوی مر چکی ہے پال۔ مارون نے خنجر میرے ہاتھ
پر سے کہا۔ اب تمہیں اس خنجر کی ضرورت نہیں پڑے گی۔“

فلائیر نے خنجر اٹھایا اور پوچش لے لیا۔
”چیف میں کہہ چکا ہوں کہ میرے ساتھ چال چلنے کی کوشش
نہیں کرو۔“

”دوست میں تمہارے ساتھ کوئی چال نہیں چلی۔ مارون
بولتا۔ تمہاری بیوی ایک اتفاقی حادثے میں ہلاک ہو گئی ہے۔ میں تمہیں مردہ ٹانے
لیجانے کے لئے آیا ہوں تاکہ تم اپنی آنکھوں سے ایس کی لاش دیکھ لو۔
تم جھوٹ بولی ہے ہو۔ فلائیر گر جا۔